عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | ۵ تا ۱۱/ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ مطابق ۹ تا ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۵ء | شمارہ: ۳۸

انسانی حقوق
اسلامی تناظر میں

آدابِ رمضان

تحریکِ ختمِ نبوّت
ایک تاریخی جائزہ

یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں کو کبھی برداشت نہیں کیا

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

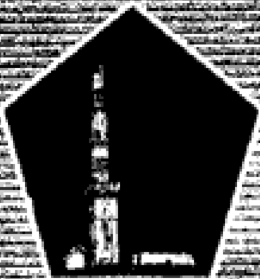

آپ کے مسائل

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

ہوائی جہاز کے عملہ کے لئے سحری وافطاری کے احکام:

س:...... ہوائی جہاز کے عملے کی مختلف قسم کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ ایک قسم کی ڈیوٹی کی نوعیت اس طرح کی ہے کہ وہ گھر پر ہی "اسٹینڈ بائی" رہتا ہے اور اسی صورت میں ڈیوٹی پر جاتا ہے جب کہ دوسرا عملہ جو ڈیوٹی پر جار ہا تھا وہ عین وقت پر بیمار پڑ جائے یا کسی اور وجہ سے اپنی ڈیوٹی پر جانے سے قاصر رہے۔ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اور زیادہ تر اس قسم کی ڈیوٹی والا "اسٹینڈ بائی" گھر پر ہی رہتا ہے۔ اس شکل میں اگر عملہ روزہ رکھنا چاہے تو وہ زیادہ سے زیادہ کتنی دیر تک روزہ کی نیت کر سکتا ہے؟

ج:...... رمضان کے روزے کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے کر لی جائے تو روزہ صحیح ہے ورنہ صحیح نہیں۔ ابتدا صبح صادق سے غروب تک کا وقت اگر برابر دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو اس کا عین وسط یعنی درمیانی حصہ "نصف النہار شرعی" کہلاتا ہے اور یہ زوال سے قریباً پون گھنٹہ پہلے شروع ہوتا ہے اگر روزہ رکھنا ہو تو روزہ کی نیت اس سے پہلے کر لینا ضروری ہے۔ اگر عین نصف النہار شرعی کے وقت نیت کی یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہیں ہوگا۔

س:...... نیت کرنے کے بعد اگر فلائٹ پر جانا پڑے اور عملہ نے روزہ توڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

ج:...... کفارہ صرف اس صورت میں لازم آتا ہے جب کہ روزہ کی نیت رات میں یعنی صبح صادق سے پہلے کی ہو اگر صبح صادق کے بعد اور نصف النہار شرعی سے پہلے روزے کی نیت کی تھی اور پھر روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (درمختار شامی)

س:...... دو قسم کی فلائٹ ہوتی ہیں: ایک چھوٹی فلائٹ ہوتی ہے مثلاً کراچی سے لاہور یا اسلام آباد وغیرہ اور واپسی کراچی صبح جاکر دوپہر تک واپسی یا دوپہر جاکر رات میں واپسی اور دوسری فلائٹ لمبے دورانئے کی ہوتی ہے جو ملک سے باہر جاتی ہے۔ اس صورت میں عملہ کو روزہ رکھنا مستحب ہے یا نہ رکھنا؟ زیادہ تر عملہ چھوٹی فلائٹ پر روزہ رکھنا چاہتا ہے۔

ج:...... سفر کے دوران روزہ رکھنے سے اگر کوئی مشقت نہ ہو تو مسافر کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر اپنی ذات کو یا اپنے رفقاء کو مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

س:...... ہوائی جہاز کا عملہ دو قسم کے مسافروں میں آتا ہے دونوں قسم کا عملہ ڈیوٹی پر شمار ہوتا ہے۔ ایک قسم کا وہ عملہ ہے جس پر جہاز یا مسافروں کی ذمہ داری نہیں ہوتی' وہ سفر اس لئے کر رہا ہے کہ اسے آدھے راستے یا دو تہائی راستے پر اتر کر ایک دو دن کے آرام کے بعد پھر جہاز آگے کی منزل کی طرف لے جانا ہے۔ دوسری قسم کا عملہ وہ ہوتا ہے جس پر جہاز اور مسافروں کی ساری ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان دونوں قسم کے عملے پر روزے کے کیا احکام ہیں؟

ج:...... جس عملہ پر جہاز اور اس کے مسافروں کی ذمہ داری ہے' اگر ان کو یہ اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے کی صورت میں ان سے اپنی ذمہ داری کے نبھانے میں خلل آئے گا تو ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے' بلکہ دوسرے وقت قضا رکھنی چاہئے' خصوصاً اگر روزہ کی وجہ سے جہاز اور اس کے مسافروں کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو تو ان کے لئے روزہ رکھنا ممنوع ہوگا۔ مثلاً جہاز کے کپتان نے روزہ رکھا ہوا ور اس کی وجہ سے جہاز کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے۔

س:...... سفر دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک سفر مغرب سے مشرق کی طرف' جس میں دن بہت چھوٹا ہوتا ہے جب کہ دوسرے سفر میں جو مشرق سے مغرب کی طرف ہوتا ہے' اس میں دن بہت لمبا ہو جاتا ہے' سورج تقریباً جہاز کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور روزہ بیس' بائیس گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ روزہ گھنٹوں کے حساب سے کھول لیتے ہیں' مثلاً پاکستان کے حساب سے روزہ رکھا تھا اور پاکستان میں جب روزہ کھلا' اسی حساب سے انہوں نے بھی روزہ کھول لیا۔ اس صورت میں بعض مرتبہ سورج بالکل اوپر ہوتا ہے اور جس مقام سے جہاز گزر رہا ہوتا ہے' وہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے' کیا اس طرح سے روزہ کھول لینا صحیح ہے؟

ج:...... گھنٹوں کے حساب سے روزہ کھولنے کی جو صورت آپ نے لکھی ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ افطار کے وقت روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے۔ جو لوگ پاکستان سے روزہ رکھ کر چلیں ان کو پاکستان کے غروب کے مطابق روزہ کھولنے کی اجازت نہیں۔ جن لوگوں نے ایسا کیا ہے ان کے وہ روزے ٹوٹ گئے اور ان کے ذمہ ان کی قضا لازم ہے۔

ختم نبوة

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

جلد ۲۴ شمارہ ۳۸ ۱۱ تا ۱۵ / رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ مطابق ۹ تا ۱۵ / اکتوبر ۲۰۰۵ء

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی محمد راشد مدنی
سرکولیشن منیجر: محمد انور کراتا
ناظم حسابات: جمال عبدالناصر زاہد
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائیٹل و کمپوزنگ: محمد ارشد خرم
محمد فیصل عرفان

شمارے میں

مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کیجئے	(اداریہ)	4
آدابِ رمضان	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	6
تحریک ختم نبوت......ایک تاریخی جائزہ	(حاجی عبدالقیوم مدینہ منورہ)	11
انسانی حقوق......اسلامی تناظر میں	(مولانا محمد جسیم الدین قاسمی)	16
یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں کو کبھی برداشت نہیں کیا	(مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی)	22
دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا؟	(مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی)	26

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۴۰ ڈالر

یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۳۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی ۱۵۰ روپے، سالانہ ۳۵۰ روپے

چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 6-363 الائیڈ بینک کراچی یا اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون ۔ فیکس
Jama Masjid Bab-ur-Rahmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: [illegible] Fax: [illegible]

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۔ فیکس
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

پبلشر: عزیز الرحمٰن جالندھری   طابع: سید شاہد حسن   مطبع: القادر پرنٹنگ پریس   مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کیجئے

بعض اخباری اطلاعات کے مطابق اس وقت قادیانی ایجنٹ لوگوں کو یورپ بھجوانے کے بہانے ان سے لاکھوں روپے اینٹھ رہے ہیں جبکہ یورپ بھجوانے کے لئے یہ ایجنٹ ان حضرات کو قادیانی ظاہر کرتے ہیں اور اس حوالے سے ان کا نیا شناختی کارڈ اور دیگر دستاویزات بنواتے ہیں جس سے بعد ازاں قادیانی اپنی تعداد میں اضافے کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ اس سلسلہ میں قادیانی ایجنٹ کی گرفتاری کی خبر ملاحظہ فرمائیے:

"لوگوں کو بیرون ملک بھجوانے والا قادیانی ایجنٹ گرفتار

ملزم مرزا فرید احمد مسلمانوں کو قادیانی ظاہر کر کے ویزے لگواتا تھا' عدالت نے ۲۶/ ستمبر تک ریمانڈ دے دیا

کراچی...... ایف آئی اے نے مسلمانوں کو قادیانی ظاہر کر کے بیرون ملک لے جا کر سیاسی پناہ دلوانے والے قادیانی فرقے کے ایک رہنما کو گرفتار کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایف آئی اے پاسپورٹ سرکل کے ڈپٹی ڈائریکٹر محمد مالک کو گل رحمن نامی شخص نے شکایت کی تھی کہ کراچی کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں مقیم مرزا فرید احمد نامی شخص نے اسے برطانیہ بھجوانے کا جھانسہ دے کر ۱۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپے وصول کئے ہیں' لیکن نہ تو اسے برطانیہ بھجوایا اور نہ ہی اس کی رقم واپس کی' مذکورہ شکایت پر ایف آئی اے پاسپورٹ سیل کے سب انسپکٹر سراج چانڈیو نے مذکورہ ہوٹل پر چھاپہ مار کر مرزا فرید احمد کو گرفتار کر لیا۔ ملزم سے ابتدائی تفتیش میں معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ پانچ سال سے مذکورہ ہوٹل میں اس کا کمرہ بک ہے' ملزم قادیانی فرقے کا ایک اہم رہنما ہے جو سینکڑوں افراد کو قادیانی ظاہر کر کے جماعت میں بیرون ملک لے جا چکا ہے' بعد ازاں ان افراد نے بیرون ملک جا کر سیاسی پناہ کی درخواست دے دی ہے۔ ذرائع کے مطابق ملزم لوگوں کو کینیڈا' امریکا' جرمنی' برطانیہ کے علاوہ دیگر یورپی ممالک لے کر جاتا تھا' ملزم کے متعدد سفارت خانوں میں اچھے مراسم ہیں جس کے باعث وہ آسانی سے ویزا حاصل کر لیتا تھا۔ مقامی عدالت نے ملزم کو ۲۶/ ستمبر تک ریمانڈ پر ایف آئی اے کے حوالے کر دیا ہے۔"

(روزنامہ "امت" کراچی مورخہ ۲۲/ ستمبر ۲۰۰۵ء)

پاکستان میں یہ واقعات نئے نہیں۔ اس سے قبل عیسائیوں اور توہین رسالت کے بعض ملزمان کی یورپ روانگی اور اس سلسلے میں این جی اوز کے بھیانک کردار کی خبریں بھی اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ قادیانی' عیسائی' یہودی اور این جی اوز ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ان کے نام مختلف ہیں لیکن ان کا کام ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلام کی بنیادوں کو ڈھانے کی کوشش کرنا۔ ان تمام گروہوں کا اگر تجزیہ کیا جائے تو ان کا طریقہ واردات ایک دوسرے سے ملتا جلتا دکھائی دیتا ہے۔ روپے پیسے کا لالچ دینا' بیرون ملک بھجوانے کا جھانسہ دینا' نوکری اور چھوکری کا لالچ دینا اور اس کے بدلے ایمان کا سودا کرنے کی ترغیب دینا ان کا بنیادی طریقہ کار ہے۔ اگر مسلمان غور کریں تو انہی حربوں کے ذریعہ ان پر ان گروہوں کا باطل ہونا کھل جائے گا۔

دنیا میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام تشریف لائے جنہوں نے مخلوق خدا کو اللہ کی وحدانیت اور دین حق اسلام کو قبول کرنے کی دعوت دی۔ کسی بھی نبی نے کسی شخص کو یہ دعوت نہیں دی کہ اگر وہ ایمان لے آئے تو اسے اتنی رقم دی جائے گی یا بیرون ملک بھجوا دیا جائے گا یا نوکری مہیا کی جائے گی یا

نعوذ باللہ عورت فراہم کی جائے گی بلکہ اس قسم کی لغویات کا تصور تک ان کے یہاں نہیں پایا جاتا تھا۔ کسی نبی نے بیرون ملک بھجوانے کا جھانسہ دے کر لوگوں کو جبری طور پر اپنا پیروکار نہیں بنایا اور نہ لوگوں سے اس بہانے پیسے بٹورے۔

اس کے بالمقابل انبیائے کرام علیہم السلام پاکیزہ تعلیمات کے حامل ہوتے تھے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی جانب سے اپنے پیروکاروں کو دشمنوں کے مظالم پر صبر و تحمل کی تلقین اور ایمان کی خاطر مشقتیں برداشت کرنے پر اجر کا وعدہ کیا جاتا تھا اور ان کے پیروکار مشقتیں برداشت کرتے رہے حتیٰ کہ ایمان کی خاطر جان تک قربان کردینے کے واقعات ملتے ہیں۔ انبیائے کرام نے دنیا کے بجائے آخرت کی دعوت دی۔

اس کے برعکس فرعون‘ نمرود‘ شداد‘ ہامان‘ ابوجہل‘ ابولہب‘ اور دیگر ملعونوں کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے۔ آپ کو اس میں قادیانیوں‘ عیسائیوں اور این جی اوز کا طریقہ واردات کھلے طور پر نظر آئے گا اور وہ اسی طرح زن‘ زر‘ زمین کا لالچ دیتے دکھائی دیں گے جس طرح آج قادیانی‘ عیسائی اور این جی اوز دے رہے ہیں۔ یہیں سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ قادیانی‘ عیسائی اور این جی اوز فرعون‘ نمرود‘ ہامان‘ ابوجہل اور ابولہب کی روش پر چل رہے ہیں جبکہ مسلمانوں کو دور حاضر میں انبیائے کرام علیہم السلام کے سچے پیروکار ہونے کی بنا پر اسی قسم کی مشکلات اور تکالیف پیش آرہی ہیں جیسی انبیائے کرام علیہم السلام کے سچے پیروکاروں کو ہمیشہ سے پیش آتی رہی ہیں۔ یہ مسلمانوں کے دین حق اور صراط مستقیم پر قائم ہونے اور قادیانیوں‘ عیسائیوں وغیرہ کے باطل پر ہونے کی واضح دلیل ہے۔ الحمد للہ! مسلمانوں نے کسی موقع پر کسی کو جبری طور پر مسلمان نہیں بنایا بلکہ خود اسلام میں اللہ تعالیٰ نے وہ کشش رکھ دی ہے کہ قادیانی‘ عیسائی‘ یہودی‘ ہندو اور دیگر مذاہب کے پیروکار جوق در جوق اسلام قبول کررہے ہیں اور خود اپنے سابقہ مذاہب کی برائیاں بیان کررہے ہیں۔

رمضان مبارک قرآن پاک کے نزول کا مہینہ ہے اور قرآن پاک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یعنی آخری نبی قرار دیا ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود اپنے آپ کو آخری نبی فرمایا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی باور کرنا قادیانیوں کی جانب سے قرآن پاک کی تکذیب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ رمضان مبارک میں ہمیں اس بات کا عہد کرنا چاہئے کہ قادیانیوں کو کسی صورت قرآن پاک کی تکذیب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اجازت نہیں دیں گے اور اس سلسلے میں اپنی زندگی کے آخری سانس تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔ (انشاء اللہ العزیز)

ہم اس موقع پر مسلمانوں سے یہ کہنا چاہیں گے کہ وہ اپنی اولاد پر نظر رکھیں کہ کہیں وہ بیرون ملک جانے کے چکر میں پڑ کر کسی قادیانی کے ہاتھوں اپنی متاع ایمان ہی سے محروم نہ ہوجائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان قزاقوں کا قلع قمع کرنے اور مسلمانوں کو قادیانی بنا کر بیرون ملک بھیجنے والے ان سارقین ایمان کے خلاف عملی جہاد میں شرکت کیجئے اور اس قسم کے گروہوں کی اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا فریضہ انجام دیجئے۔ قیامت کے دن آپ کا یہ عمل انشاء اللہ آپ کے لئے باعث نجات ہوگا۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ قادیانیوں کے اس فراڈ کا نوٹس لے اور ان کے خلاف سخت ایکشن لے۔

ضروری اعلان

جلد کی تبدیلی کے بعد ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی بذریعہ منی آرڈر‘ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

آدابِ رمضان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ماہِ رمضان کی فضیلت:

ارشادِ خداوندی ہے:

"ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی بھی ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کر کے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام و قوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کے) شمار کی تکمیل کر لیا کرو (تاکہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی (و ثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلا دیا (جس سے تم برکات و ثمرات رمضان سے محروم نہ رہو گے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔" (البقرہ:۱۸۵)

احادیث مبارکہ:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے، اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

☆......ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور سرکش شیطان قید کر دیے جاتے ہیں، اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔ (احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

☆......ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان کما فی مشکوٰۃ ورواہ الطبرانی فی الکبیر و الاوسط کما فی المجمع الزوائد ص۱۴۲ ج۳)

☆......حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ یہ رمضان آ چکا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، اور شیاطین کو طوق پہنا دیے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو، جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی وہو ضعیف کما فی مجمع الزوائد ص۱۴۳ ج۳)

روزے کی فضیلت:

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس

نے ایمان کے جذبے سے اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگی۔ (بخاری و مسلم مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد وحساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے، روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں، ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔ الخ۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں، یعنی قیامت کے دن کریں گے، روزہ کہتا ہے: اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے، دیگر خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

رویت ہلال:

☆...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹/شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا، اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے)۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا:

☆...... حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے:

☆...... سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے، کیونکہ وہ برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے، کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے، اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے، اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

افطار کی دعا:

☆...... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

"ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله"

ترجمہ: "پیاس جاتی رہی، انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔"

☆...... حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت"

ترجمہ: "اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، اور تیرے رزق سے افطار کیا۔" (ابوداؤد مرسلاً، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ

تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ ہلال بن عبدالرحمٰن وھو ضعیف کما فی المجمع ص۱۴۳ ج۳)

☆...... ابو سعید خدریؓ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وھو ضعیف الزوائد ص:۱۴۳ ج۳)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی: (۱) روزے دار کی یہاں تک کہ افطار کرے (۲) حاکم عادل کی اور (۳) مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔ (احمد، ترمذی، ابن حبان، مشکوٰۃ، ترغیب)

"اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شئی ان تغفرلی."

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ میری بخشش فرمادیجئے۔" (بیہقی، ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت ومحنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔ (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر:

☆...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے۔" (ابن ماجہ، واسنادہ حسن انشاء اللہ، ترغیب)

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔" (صحیح بخاری، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت، تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں، الغرض کسی طرح سے ذکر وعبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا:

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا یہ دعا پڑھا کر:

"اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی"

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

ترجمہ: "اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں۔ پس مجھ کو بھی معاف کردیجئے۔"

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا:

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے وہ اس کی تلافی نہیں کرسکتا (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا مگر رمضان المبارک کی برکت وفضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بخاری فی ترجمہ باب، مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل:

☆...... حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو، دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتے۔ پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کرو گے یہ ہیں: لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا، اور وہ دو چیزیں، جن سے تم بے نیاز نہیں، یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو، اور جہنم سے پناہ مانگو۔ (ابن خزیمہ، ترغیب)

تراویح:

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے ایمان کے جذبے سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے' اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔“ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (نسائی' ترغیب)

اعتکاف:

حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا' اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔“ (بیہقی' ترغیب)

☆......حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا' اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنا دیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگا۔“ (طبرانی' اوسط' بیہقی' حاکم' ترغیب)

روزہ افطار کرانا:

☆......حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ (بیہقی' شعب الایمان' بغوی' شرح السنۃ' مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود و سخاوت:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے' آپؐ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی' جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے' پس آپؐ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح البخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً غیبت' بہتان' تہمت' گالی گلوچ' لعن طعن' غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری و مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی' بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔ (دارمی' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے' اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا)۔ پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے' نہ شور مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)۔ (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔ (نسائی' ابن خزیمہ' بیہقی' ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے' فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔ (طبرانی الاوسط' عن ابی ہریرۃ' ترغیب)

☆......حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کا روزہ رکھا' اور اس کی حدود کو پہچانا' اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (صحیح ابن حبان' بیہقی' ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ:

☆......حضرت عبیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں' آپؐ نے سکوت اور اعراض فرمایا' اس نے دوبارہ عرض کیا (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ یا رسول اللہ بخدا! وہ تو مر چکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپؐ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے' اس نے خون' پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی۔ جس سے آدھا پیالہ بھر گیا' پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا' اس کی قے میں بھی

خون، پیپ اور گوشت نکلا جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے خراب کرلیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔ (مسند احمد ص:۴۳۰ ج۵، مجمع الزوائد ص:۱۷۱ ج۳)

روزے کے درجات:

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں:

"روزے کے تین درجے ہیں:

(۱) عام، (۲) خاص، (۳) خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرمگاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے، جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے، اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے، یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

اول:

آنکھ کی حفاظت کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا (رواہ الحاکم ص ۳۱۴ ج۴ وصححہ من حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ وتعقبہ الذہبی فقال: واسحاق واہ وعبدالرحمن ہو الواسطی ضعفوہ ورواہ الطبرانی من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال الہیثمی: وفیہ عبداللہ بن اسحاق الواسطی وہو ضعیف، مجمع الزوائد ص ۶۳ ج ۸)

دوم:

زبان کی حفاظت کہ بیہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے، اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مجاہدؒ کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے، جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔ (صحاح)

سوم:

کان کی حفاظت کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم:

بقیہ اعضاء کی حفاظت کہ ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم:

افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں، جس کو آدمی بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکربؓ)۔ اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم:

افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا، یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو، اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے، البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشۂ آخرت ہے۔ بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہوجائے، یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے، گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں، یہ انبیاء، صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔"

(احیاء العلوم ص ۱۶۸ تا ۲۶۱ ج ۱ ملخصاً)

پہلی قسط

تحریک ختم نبوت

ایک تاریخی جائزہ

حاجی عبدالقیوم، مدینہ منورہ

متحدہ پنجاب:

متحدہ پنجاب میں تقسیم سے قبل ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا، اس کا یہ دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت سے صریح بغاوت تھی، جس کا امت کے سرکردہ حضرات نے اپنے اپنے دور میں کامیاب نوٹس لیا۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ مولانا سید جماعت علی شاہؒ مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ مولانا محمد حسین بٹالویؒ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مولانا محمد علی مونگیریؒ پیران تونسہ شریفؒ پیران سیال شریفؒ مولانا علی الحائریؒ مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ علامہ اقبالؒ مولانا ظفر علی خانؒ آغا شورش کاشمیریؒ مولانا ابوالحسناتؒ حافظ کفایت حسینؒ مولانا داؤد غزنویؒ ایسے ہزاروں شمع رسالت کے پروانوں اور امت کے درخشندہ ستاروں کو قدرت نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے منتخب فرمایا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء:

تقسیم کے بعد پاکستان میں قادیانی فتنہ منظم ہوا' اقتدار پر قبضہ کے منصوبے بنائے۔ بلوچستان کے صوبہ کو "احمدی اسٹیٹ" بنانے کا اعلان کیا' امت محمدیہ کو یکسر کافر قرار دے کر اپنے آپ کو حقیقی مسلمان کہا گیا' جس کے نتیجہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور آپ کے گرامی قدر رفقاء نے امت محمدیہؐ کے تمام مکاتب فکر کو ایک اسٹیج پر جمع کیا۔ مولانا ابوالحسنات مجلس عمل کے سربراہ قرار پائے۔ ۵۳ء کی تحریک "ختم نبوت" چلی۔ امت محمدیہؐ کے جیالوں نے دیوانہ وار قربانی دے کر قرون اولیٰ کے ایثار اور قربانی کی یاد تازہ کردی۔ دس ہزار مسلمان شہید ہوئے' ایک لاکھ مسلمان گرفتار کئے گئے اور دس لاکھ مسلمان اس تحریک سے متاثر ہوئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام:

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ یکے بعد دیگرے مجلس کے امیر رہے۔ اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بن چکی ہے اور اس کا بار امانت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں اور حضرت سید شاہ نفیس الحسینی مدظلہ' صدر نشین خانقاہ سید احمد شہیدؒ لاہور کے کندھوں پر ہے۔

صدر ایوب خان اور نواب آف کالا باغ کے ملٹری سیکریٹری ایک وقت میں قادیانی تھے۔ حتیٰ کہ ایئر فورس کا سربراہ قادیانی ظفر چودھری بنا' اس نے چن چن کر باصلاحیت مسلمان فوجیوں کو پیچھے دھکیلا اور قادیانیوں کو آگے لانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ سترہ جرنیل قادیانی تھے جن میں جنرل عبدالعلی' جنرل حمید اور اختر ملک خصوصیت سے رسوائے زمانہ قادیانی تھے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے امت کے تمام طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا' مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے عنوان سے آل پارٹیز جماعت کی تشکیل کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مرکزی مجلس عمل کے صدر اور مولانا سید محمود رضویؒ جنرل سیکریٹری قرار پائے' نوابزادہ نصر اللہ خان کا وجود تحریک میں دماغ کی حیثیت رکھتا تھا۔ مولانا تاج محمودؒ مولانا عبدالستار خان نیازیؒ مولانا محمد شریف جالندھریؒ دست و بازو تھے۔

برطانیہ کے دارالحکومت لندن کے قریب ملکہ بھوپال کی تعمیر کردہ مسجد ووکنگ پر ان کا پون صدی سے قبضہ تھا' مولانا لال حسین اخترؒ کے دورۂ برطانیہ کے دوران میں وہ آپ کی مجاہدانہ کاوشوں سے نہ صرف مسلمانوں کو ملی بلکہ وہاں کا قادیانی امام مسلمان ہوا' مولانا لال حسین اخترؒ کی مجاہدانہ یلغار سے قادیانی ٹولے پر اوس پڑ گئی۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ کا معروف قول کہ اگر قادیانی چاند پر بھی گئے تو عالمی مجلس کے خدام وہاں

بھی اپنا دفتر قائم کریں گے۔

مجلس کے احباب نے بنگلہ دیش‘ تھائی لینڈ‘ ملائیشیا‘ سنگاپور‘ انڈونیشیا‘ برما‘ بھارت‘ نیپال‘ متحدہ عرب امارات‘ سعودی عرب‘ کینیا‘ جنوبی افریقہ‘ فرانس‘ ماریشس‘ برطانیہ‘ ڈنمارک‘ سویڈن‘ ناروے‘ کینیڈا اور اسپین کا دورہ کیا‘ بعض اسفار میں ان کو حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ‘ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور حضرت اقدس مولانا مفتی احمد الرحمن صاحبؒ کی قیادت وسرپرستی کا شرف حاصل رہا۔

بیرونی دنیا:

بیرونی دنیا میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی ایسا براعظم نہیں ہے‘ جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام نہ ہو رہا ہو۔ یورپ‘ ایشیا‘ جنوبی امریکا‘ شمالی امریکا‘ جنوبی افریقہ‘ آسٹریلیا گویا چار دانگ عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو شرف حاصل ہے۔ برطانیہ‘ کینیڈا‘ ڈنمارک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کانفرنسوں کے انعقاد کو اللہ تعالیٰ نے عالمی مجلس کو توفیق بخشی۔

چناب نگر پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز تھا۔ ۱۹۷۴ء سے پہلے قادیانی جماعت کی اجازت کے بغیر کسی کو وہاں دم مارنے کی اجازت نہ تھی۔ ۷۴ء کے بعد وہاں مسلمانوں کو داخلہ کی اجازت ملی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو قدرت نے اس شرف سے بھی نوازا کہ اس وقت یہاں عالمی مجلس کے زیر اہتمام جامع مسجد تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی‘ مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن‘ دارالضیوف‘ دفاتر‘ رہائش گاہیں‘ دو دینی مدرسے‘ بخاری لائبریری‘ نماز پنج گانہ‘ جمعہ وعیدین ۷۵ء سے باضابطہ شروع ہیں۔ ان اداروں کی برکت سے الحمدللہ! کئی قادیانی خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔ ہر سال یہاں پر عظیم الشان آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔

مقدمات کی پیروی:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار پانے سے پہلے پاکستان میں نکاح‘ طلاق‘ وراثت وغیرہ کے مقدمات میں مسلمانوں کی قانونی امداد کرتی تھی۔ مولانا محمد اسلم قریشی نے جب ایم ایم احمد قادیانی پر قاتلانہ حملہ کیا‘ یا حاجی مانکؒ نے ایک قادیانی کو جہنم رسید کیا‘ ایسے مقدمات کی مجلس نے نہ صرف پیروی کی‘ بلکہ ان مسلمان گھرانوں میں ماہانہ معقول وظیفہ کا بھی اہتمام کیا۔ اس وقت بھی درجن بھر ایسے مقدمات عدالتوں میں چل رہے ہیں‘ جن کی عالمی مجلس پیروی کر رہی ہے‘ ان کے تمام اخراجات مرکز کے بیت المال سے ادا کئے جاتے ہیں۔

لندن میں دفتر کی خریداری:

اس سلسلہ میں اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک عظیم الشان مرکز قائم کیا جائے جو مغربی ممالک میں قادیانیوں کے خلاف اسلام کے ایک مضبوط قلعہ کا کام دے۔ الحمدللہ! ایک بہترین اور پرشکوہ عمارت جو آٹھ ہزار چھ سو مربع فٹ پر مشتمل ہے‘ یہ عمارت پہلے چرچ کے طور پر استعمال ہوتی تھی اب اس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسجد‘ مدرسہ‘ دفتر‘ لائبریری قائم کی ہے۔

کامیابی کا راز:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام کارکنوں اور اکابر کی نظر ہمیشہ وسائل کی بجائے اللہ رب العزت کی رحمت پر رہی۔

قومی اسمبلی اور قادیانی مسئلہ:

اس وقت قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان دنوں قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے‘ انہوں نے سانحہ ربوہ پر غور اور قادیانی مسئلہ پر سفارشات مرتب کرنے کے لئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دیا اور سرکاری طور پر بل وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کیا۔ اسپیکر قومی اسمبلی جناب صاحبزادہ فاروق علی خان کی صدارت میں معزز ایوان اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث شروع ہوگئی۔ قادیانی اور لاہوری گروپ نے اپنے اپنے محضرنامے پیش کئے۔ قادیانی گروپ کے محضرنامے کے جواب میں ملت اسلامیہ کا موقف نامی محضرنامہ تیار کیا گیا۔

حزب اختلاف کی تاریخی قرارداد:

”جناب اسپیکر‘ قومی اسمبلی پاکستان

محترمی!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں!

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا‘ نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان‘ بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں‘ اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام احمد مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں‘ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کچھ جھلکیاں:

نیشنل اسمبلی آف پاکستان کے پورے ایوان کی اسپیشل کمیٹی کی کارروائی بروز پیر ۵/اگست ۱۹۷۴ء اسمبلی کے چیمبر' اسٹیٹ بینک بلڈنگ اسلام آباد میں صبح دس بجے وقوع پذیر ہوئی۔ اسپیکر نیشنل اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خان بحیثیت چیئرمین تھے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد (وفد کو بلایا گیا)۔

(مرزا ناصر پر جرح شروع ہوئی)

مرزا ناصر: میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جو کہوں گا ایمان سے سچ کہوں گا۔

اٹارنی جنرل: اپنا تعارف کرادیں۔

مرزا ناصر: میں نے سنا ہے کہ میں ۱۶/نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوا تھا۔

۱۹۳۸ء میں نے پی ایچ ڈی کیا۔ ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۵ء تک تعلیم الاسلام کالج قادیان و ربوہ کا پرنسپل رہا۔ نومبر ۱۹۶۵ء میں جماعت احمدیہ نے انتخاب کے ذریعے مجھے اپنا امام منتخب کیا۔

اٹارنی جنرل: اب آپ مرزا قادیانی کے جانشین ہیں؟

مرزا ناصر: جی ہاں۔

اٹارنی جنرل: آپ امیر المومنین بھی؟

مرزا ناصر: ہاں ہاں وہ بھی مجھے کہتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: بلکہ امام خلیفۃ المسلمین' خلیفۃ المسیح' امیر المومنین' یہ سب آنجناب کے مراتب ہیں؟

مرزا ناصر: مختلف لوگ آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ اصل میں خلیفۃ المسیح الثالث یعنی مسیح موعود کا تیسرا خلیفہ۔

اٹارنی جنرل: یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد بوجہ مسیح موعود ہونے کے تمام انبیاء و اولیاء سے افضل ہے' سب سے برتر ہے؟

مرزا ناصر: آپ نتیجہ پکڑ لیتے ہیں۔ (قہقہہ)

اٹارنی جنرل: آپ نے کہا کہ حضور علیہ السلام کے سوا تمام سے افضل' مگر آپ لوگوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد' حضور علیہ السلام سے بھی افضل ہے۔ آپ کی قادیانی جماعت کے اشعار ہیں:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار البدر' قادیان ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مرزا ناصر: مگر ان کی تو تردید کردی گئی تھی۔

اٹارنی جنرل: لیجئے مرزا نے کہا کہ تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا' تمہارا ورد صرف حسین ہے' پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے' کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر۔ (اعجاز احمدی ص ۸۲ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۹۴ ج ۱۹)

مرزا ناصر: ہاں لکھا ہے مگر شرک کی تردید میں۔

اٹارنی جنرل: یہ مرزا صاحب کی کتاب ہے' اس میں مرزا جی کہتے ہیں کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ (کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۰۳ ج ۱۳)

اٹارنی جنرل: سب سے ہٹ کر' چلو یہ ایک غلطی کا ازالہ مرزا صاحبؒ کا کتابچہ ہے' اس میں ہے: میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۱۰ ج ۱۸) یہ صحیح ہے؟

مرزا ناصر: عبارت کی تصدیق کرتا ہوں' صحیح ہے۔

اٹارنی جنرل: آپ کے اخبارات میں ہجری سن کے ساتھ آپ کے کسی سال کا ذکر آتا ہے؟ (مرزائیوں کے بارہ مہینوں کے نام: صلح' تبلیغ' امان' شہادت' ہجرت' احسان' وفا ظہور' تبوک' اخاء' نبوت' فتح) یہ کیا ہے؟

مرزا ناصر: ہجری کیلنڈر ہے' افغانستان میں ایک کیلنڈر رائج ہے۔

اٹارنی جنرل: انصاری صاحب' آپ پڑھ دیں۔

مولانا ظفر احمد انصاری: یہ ضمیمہ رسالہ درود شریف کا صفحہ ۱۴۴ ہے اور وہ (قادیانی) صبح کی نماز میں التزام کے ساتھ دوسری رکعت کے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اس میں روزانہ درود شریف ان الفاظ میں پڑھا کرتے تھے:

"اللھم صلی علی محمد واحمد وعلی ال احمد اللھم بارک علی محمد و احمد وعلی آل محمد وال احمد۔"

اٹارنی جنرل: مشن ہے' مشن کا معنی جماعت کی کارگزاریوں کی جگہ اور آپ کی کتاب "دی آور مشن" میں بھی اسرائیل کے مشن کا تذکرہ موجود ہے۔ میں پڑھتا ہوں: آپ نے خود کہا ہے کہ آپ کا اسرائیل میں مشن ہے جو کہ مونٹ کارمل حیفا میں واقع ہے' وہاں آپ کی ایک عبادت گاہ ہے' ایک مشن خانہ' ایک لائبریری اور ایک اسکول ہے۔ مشن ایک ماہنامہ بنام "البشریٰ" شائع کرتا ہے جو کہ عربی رسم الخط میں تیرہ عرب ملکوں میں بھجوایا جاتا ہے۔ اسی مشن نے جماعت کی بہت سی کتب کے عربی میں تراجم کئے' کچھ عرصہ ہوا مشن کے سربراہ کی حیفا کے میئر سے ملاقات ہوئی تھی' جس کے دوران

میمبر نے ہمارے لئے کبابیر میں ایک اسکول تعمیر کرنے کی پیشکش کی۔ کبابیر میں ہماری جماعت موجود ہے' میمبر نے وعدہ کیا کہ وہ کبابیر میں ہمارا مشن دیکھنے کے لئے آئیں گے اور اس نے یہ وعدہ پورا بھی کیا۔ احمدیہ جماعت کے افراد اور اسکول کے طلباء نے میمبر کا استقبال کیا' اسے استقبالیہ بھی دیا گیا' واپس جاتے ہوئے میمبر نے وزیٹر بک میں اپنے تاثرات تحریر کئے' ایک اور چھوٹی سی مثال' جس کے پڑھنے والوں کو اسرائیلی مشن کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔

اس سے یہ تاثر آپ کے بارے میں پایا جاتا ہے کہ آپ کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہیں اور پھر اشرف قادیانی اسرائیلی مشن کے سربراہ کی ملاقات کو اسرائیلی ٹی وی' ریڈیو پر بیان کیا جاتا ہے' دکھایا جاتا ہے' اسے لوگ شدت سے محسوس کرتے ہیں۔

مرزا ناصر: اسرائیل میں ہماری جماعت موجود ہے اور یہ کافی عرصہ سے ہے اور لوگ بھی تو وہاں رہتے ہیں مسلمان۔

اٹارنی جنرل: صلیب پرست' تاج پر صلیب کا نشان لگانے والا مسلمانوں کا دشمن' انگریز جس نے ہزار ہا نہیں لاکھوں مسلمانوں کو خاک وخون میں تڑپایا' مرزا نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ مرزا صاحب اس انگریز کو کہتے ہیں کہ مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں۔ مسیح اور جماعت کے لئے انگریز کی نظر عنایت کے طالب ہیں۔

مرزا ناصر: خاندان نے یہ خدمات سرانجام دیں' ان کی خاطر خون بہایا' امداد دی' اب اس کا تقاضا ہے کہ مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔

اٹارنی جنرل: آگے لسٹ دی ہے' وہ لسٹ خاندان کی ہے یا جماعت کے افراد کی؟ جن پر نظر عنایت کی درخواست کررہے ہیں' محسن گورنمنٹ سے منتوں خوشامدوں کے ساتھ؟

مرزا ناصر: حکومتیں کبھی اپنے فرائض بھول جاتی ہیں' مطالبہ یہ کیا ہے انگریز حکومت سے کہ ہماری آبروریزی نہ ہو۔

مولانا انصاری: جو میری جماعت میں داخل ہوگیا' وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت میں داخل ہوگیا۔

مرزا ناصر: ٹھیک ہے ہم انہیں بھی صحابی کہتے ہیں' جنہوں نے مرزا صاحب کا فیض صحبت پایا۔

مولانا انصاری: آپ کے ہاں ام المومنین کسے کہتے ہیں؟

مرزا ناصر: ہمارے ہاں جو ازواج مطہرات کی خادمہ ہیں اور مسیح موعود کے ماننے والوں کی ماں ہیں۔

مولانا انصاری: پنجتن سے مراد؟ آپ لوگوں نے کہا یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں' یہی ہیں پنجتن جس پر بنا ہے۔ (درثمین اردو ص۴۵)

مرزا ناصر: مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ میری نسل میرے خاندان کی نسل آئندہ ان پانچ افراد سے چلے گی۔

مولانا انصاری: بہشتی مقبرہ کے متعلق مکاشفات مرزا میں لکھا ہے کہ روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

مرزا ناصر: ہمارا بہشتی مقبرہ کے متعلق تصور ہے کہ اس میں جنتی لوگ داخل ہوں گے۔

مسٹر چیئرمین: اگلا سوال کریں۔

مولانا انصاری:

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
عرب نازاں ہے گر ارض حرم ہے
تو ارض قادیاں فخر عجم ہے

(الفضل ۲۵/ دسمبر ۱۹۳۳ء میں شعر ہیں)

مرزا ناصر: دیکھیں گے تو پتہ چلے گا۔

مولانا انصاری: دمشق میں ایک مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ مرزا صاحب نے قادیان میں منارۃ المسیح بنوایا؟

مرزا ناصر: دمشق ایک اینٹ گارے کا شہر ہے۔

مولانا انصاری: اور قادیان؟

مرزا ناصر: ایک نسبت کی بات ہے۔

لاہوری گروپ پر جرح:

۲۷/اگست کو صدرالدین پر جرح ہوئی۔

صدرالدین نے پہلے اپنا تعارف کرایا اور اٹارنی جنرل کے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ ۱۹۰۵ء میں مرزا قادیانی سے قادیان میں وہ بیعت ہوئے۔

اٹارنی جنرل: آپ کے قادیانی جماعت سے اختلافات کب ہوئے اور کس بات پر ہوئے؟

گواہ: (صدرالدین) یہ اختلاف ۱۹۱۴ء میں ہوئے۔ مرزا صاحب کے بعد حکیم نورالدین ہمارے سربراہ مقرر ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد اختلافات پیدا ہوئے۔

اٹارنی جنرل: آپ نے پہلے کہا کہ حقیقی کافر وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرے۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مانتا ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا تو وہ حضور علیہ السلام کا امتی ہوگا؟

گواہ: ہوگا۔

اٹارنی جنرل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے

انکار کے باوجود؟

گواہ: جی ہاں۔

مفتی محمود: مرزا قادیانی سے انکار کے باوجود؟

گواہ: مرزا صاحب کو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کہا ہے۔

مفتی محمود: تو مرزا کا منکر نبی کریم کا منکر ہوا؟

گواہ: جی ہاں! بالکل۔

مفتی محمود: تو وہ بھی حقیقی کافر ہوا؟

گواہ: آپ نے مجھے پھنسا دیا۔

مفتی محمود: آپ نہ پھنسیں۔

گواہ: کیسے نکل جاؤں؟

مفتی محمود: ہم آپ کو نکال دیں۔ (یعنی کافر قرار دے دیں)

گواہ: آپ نہ نکالیں۔

مفتی محمود: ربوہ والے کہتے ہیں کہ ہم کافر نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ مدعی نبوت کو ماننے والے کافر ہیں تو آپ کو ہم صحیح سمجھیں یا ربوہ والوں کو؟

گواہ: نہیں۔

مفتی محمود: یعنی وہ کافر ہوئے؟

گواہ: آپ ان سے پوچھیں۔

مفتی محمود: آپ کے نزدیک؟

گواہ: میرے نزدیک تو ہوگئے۔ میں نے کہہ دیا تھا (ایوان سے کسی نے کہا کہ مرزا کو ماننے والے ان کے نزدیک بھی کافر ہیں)۔

اٹارنی جنرل: وہ تو کہتے ہیں کہ جو مرزا کو نہ مانے وہ کافر۔ آپ نہیں مانتے۔ اس لئے آپ ان کے نزدیک کافر وہ مانتے ہیں اس لئے وہ آپ کے نزدیک کافر (دونوں کافر ایوان سے صدا بلند ہوئی)۔ (قومی تاریخی دستاویز کے مختلف مقدمات سے چند اقتباس)

ربوہ:

اس نامراد شہر کی ہیبت مٹائے جا
ربوہ غلط مقام ہے اس کو ہلائے جا
سنتا ہوں قادیاں کا جنازہ نکل گیا
اس کا وجود پاؤں کی ٹھوکر پہ لائے جا
آئے گی موت واقعتاً ایک دن ضرور
پھر موت کیا ہے کچھ نہیں غیرت دکھائے جا
ناموس مصطفیٰ کا تقاضا ہے ان دنوں
مہر و وفا کے نام پر گردن کٹائے جا
مرزائیوں سے قطع تعلق ہے ناگزیر
ان کے ہر ایک راز کا پردہ اٹھائے جا
شورش قلم کی خارہ شگافی کے زور پر
نسل نو کو خواب گراں سے جگائے جا

(شورش کاشمیریؒ)

جنرل ضیاء الحق کا نافذ کردہ آرڈی نینس مجریہ ۱۹۸۲ء:

”قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کی آئینی حیثیت کے متعلق مختلف حلقوں میں کچھ عرصے سے شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان شبہات کو دور کرنے کی غرض سے صدر مملکت نے (صدارتی فرمان نمبر ۸ مجریہ سال ۱۹۸۲ء) جاری کیا تھا۔ جس کی رو سے اعلان کیا گیا ہے اور مزید توثیق کی گئی ہے کہ وفاقی قوانین (نظر ثانی و استقرار) آرڈی نینس مجریہ سال ۱۹۸۱ء (نمبر ۲۷ مجریہ سال ۱۹۸۱ء) کی شمولیت سے ان ترامیم کا جو اس کے تحت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ء میں قادیانیوں کے متعلق دستور ۱۹۷۳ء کے جزو کی حیثیت سے برقرار رہیں گی۔ نیز قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص کی (جو خود کو ”احمدی“ کہتے ہیں) ”غیر مسلم“ کے طور پر حیثیت تبدیل ہوئی ہے اور نہ ہوگی اور وہ بدستور ”غیر مسلم“ ہیں“۔

قومی اسمبلی کی حکومتی قرارداد بیان

اغراض و وجوہ:

”جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔“

عبدالحفیظ پیرزادہ
(وزیر انچارج)

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی یعنی (۳) جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

(جاری ہے)

پہلی قسط

انسانی حقوق

اسلامی تناظر میں

محمد جسیم الدین قاسمی

حرفِ اول:

اصل موضوع کو زیر بحث لانے سے قبل یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کے تصور حقوق انسانی اوران کے یہاں اس کے ارتقاء کی تاریخ کا مختصر جائزہ لیا جائے تاکہ یہ آشکارا ہوجائے کہ اسلام کا تصور حقوق انسانی جامع وہمہ گیر ہے'یا اہل مغرب کا تصور حقوق انسانی جوصرف نعرے کی حد تک حقوق کے علمبردار ہیں اور تنہا حقوقِ انسانی کے محافظ ونگہبان ہونے کے دعویدار ہیں۔

مغرب میں حقوقِ انسانی کی تاریخ:

اہل مغرب عام طور پر یورپ میں حقوقِ انسانی کی تاریخ کو پانچویں صدی قبل مسیح کے یونان سے جوڑتے ہیں اوراس ضمن میں ''افلاطون''اور''ارسطو'' کواس تصور کا ماخذ ومنبع سمجھتے ہیں۔سید صلاح الدین پاکستانی اپنی شہرۂ آفاق کتاب''بنیادی حقوق''میں رقم طراز ہیں:

''بنیادی حقوق کی جدوجہد کا اصل آغاز گیارھویں صدی میں برطانیہ سے ہوا' جہاں ۱۰۳۷ء میں کانریڈ ثانی نے ایک منشور جاری کرکے پارلیمنٹ کے اختیارات متعین کئے'اس منشور کے بعد پارلیمنٹ نے اپنے اختیارات میں توسیع کی کوششیں شروع کیں۔۱۱۸۸ء میں الفانسونہم سے قانون جبس بیجا تسلیم کرایا گیا۔ ۱۵/جون ۱۲۱۵ء کو میگنا کارٹا جاری ہوا' جسے ''منشور آزادی'' قرار دیا گیا' اس میں شک نہیں کہ میگنا کارٹا برطانیہ میں''بنیادی حقوق'' کی اہم ترین اور تاریخ ساز دستاویز ہے' لیکن اس کا یہ مفہوم بہت بعد میں اخذ کیا گیا ہے' اس وقت اس کی حیثیت امرا (BARON) اور شاہ جان کے درمیان ایک معاہدہ کی سی تھی' جس میں امراء کے مفادات کا تحفظ کیا گیا تھا' عوام کے حقوق سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا' ''ہنری مارش'' کہتا ہے کہ بڑے بڑے جاگیرداروں کے ایک منشور کے سوااس کی کوئی حیثیت نہ تھی۔

Henry Marsh"Documants of Liberty" David and charies New Town Abbot England. (1971) P.51.

۱۳۵۵ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے میگنا کارٹا کی توثیق کرتے ہوئے قانونی چارہ جوئی کا قانون منظور کیا' جس کے تحت کسی شخص کو عدالتی کارروائی کے بغیر زمین سے بے دخل یا قید نہیں کیا جاسکتا تھا اور نہ اسے سزائے موت دی جاسکتی تھی۔

چودھویں صدی سے سولہویں صدی تک یورپ پر میکیاولی کے نظریات کا غلبہ رہا' جس نے آمریت کو استحکام بخشا اور بادشاہوں کے ہاتھ مضبوط کئے اور حصولِ اقتدار کو حاصل زندگی بنادیا' سترھویں صدی میں انسان کے فطری حقوق کا نظریہ پھر پوری قوت سے ابھرا' ۱۸۸۹ء میں پارلیمنٹ نے برطانیہ کی دستوری تاریخ کی اہم ترین دستاویز''قانون حقوق'' منظور کی بقول لارڈ ایکٹن یہ انگریز قوم کا عظیم ترین کارنامہ ہے۔۱۶۹۰ء میں جان لاک نے انقلاب ۸۹۔۱۶۹۹ء کے جواز میں اپنی کتاب (Tieties on cint Government) تصنیف کی' جس میں معاہدہ عمرانی کا نظریہ پیش کیا اور فرد کے حقوق پر بڑی مدلل بحث کی ۱۷۶۲ء میں مشہور فرانسیسی مفکر روسو نے معاہدہ عمرانی کے زیر عنوان ایک کتاب لکھی' جس مین ہابس اور لاک کے پیش کردہ ''معاہدۂ عمرانی'' کا ایک نئے زاویہ سے جائزہ لیا گیا' اس نے ہابس کے مقتدرِ اعلیٰ اور لاک کی جمہوریت کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی۔۱۲/جون ۱۷۷۶ء کو امریکی ریاست ورجینا سے جارج میسن کا تحریر کردہ منشور حقوق جاری ہوا' جس میں پریس کی آزادی' مذہب کی آزادی اور عدالتی چارہ جوئی کے حق کی ضمانت دی گئی۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد جرمنی اور متعدد

نئے یورپی ممالک کے دساتیر میں بنیادی حقوق شامل کیے گئے۔ ۱۹۴۰ء میں مشہور ادیب ایچ جی ویلز نے کانگریس سے چار آزادیوں کی حمایت کرنے کی اپیل کی' اگست ۱۹۴۱ء میں منشور اوقیانوس پر دستخط ہوئے' جس کا مقصد بقول چرچل "انسانی حقوق" کی علمبرداری کے ساتھ جنگ کا خاتمہ تھا۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد تحریری دساتیر میں بنیادی حقوق کی شمولیت مزید نمایاں ہوگئی' فرانس نے اپنے ۱۹۴۶ء کے دستور میں ۱۷۸۹ء کے منشور انسانی حقوق کو شامل کیا' اسی سال جاپان نے بنیادی حقوق کو دستور کا حصہ بنادیا' ۱۹۴۷ء میں اٹلی نے اپنے دستور میں انسانی حقوق کی ضمانت دی۔

قومی اور بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کے لئے کی جانے والی کوششوں کے نتیجے میں بالآخر ۱۰/دسمبر ۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کے حوالے سے عالمی منشور کا اعلان کیا' جس میں وہ تمام حقوق سمیٹنے کی کوشش کی گئی جو مختلف یورپی ممالک کے دساتیر میں شامل تھے۔ جنرل اسمبلی میں رائے شماری کے وقت اس منشور کے حق میں ۴۸ ووٹ آئے' آٹھ ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا جن میں روس بھی شامل تھا۔" (بنیادی حقوق از سید صلاح الدین)

اس منشور پر عملدرآمد کی صورت حال کا جائزہ لینے اور ان کے تحفظ یا نئے حقوق کے تعین کے لئے اپنی تجاویز پیش کرنے کے لئے ایک مستقل کمیشن برائے حقوق انسانی بھی قائم کردیا گیا' یہ اور بات ہے عملاً سو فیصد کامیابی ہنوز نہیں ملی ہے۔

انسانی حقوق کا عالمی منشور:

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۰/دسمبر ۱۹۴۸ء کو انسانی حقوق سے متعلق جس عالمی منشور کا اعلان کیا وہ تیس دفعات پر مشتمل ہے۔ مختصر تمہید کے بعد دفعات کا تذکرہ یوں ہے:

۱: تمام انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں' امتیازات و حقوق کے معاملے میں مساوی الحیثیت ہیں۔

۲: ہر فرد نسل' رنگ' جنس' زبان' مذہب' سیاسی یا دوسرے نظریات قومی و سماجی حیثیت املاک' پیدائش یا کوئی اور حیثیت وجہ امتیاز نہیں بن سکتی۔

۳: ہر فرد کو زندہ و آزاد رہنے اور اپنی جان کی حفاظت کرنے کا حق حاصل ہے۔

۴: کسی بھی شخص کو نہ غلام بنایا جائے گا اور نہ محکوم رکھا جائے گا' غلامی اور غلاموں کی تجارت اپنی تمام شکلوں میں ممنوع ہوگی۔

۵: کسی بھی شخص کو تشدد' ظلم وستم کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا اور نہ ہی کسی کے ساتھ تذلیل آمیز برتاؤ کیا جائے گا۔

۶: ہر فرد کو قانون کی نظر میں بحیثیت فرد ایک تسلیم شدہ حیثیت حاصل ہوگی۔

۷: قانون کی نگاہ میں سب کی حیثیت مساوی ہوگی اور انہیں کسی امتیاز کے بغیر یکساں قانونی تحفظ حاصل ہوگا۔

۸: ہر فرد کو آئین یا قانون کے ذریعے ملنے والے بنیادی حقوق کے منافی قوانین کے خلاف با اختیار قومی ٹریبونل کے ذریعے موثر چارہ جوئی کا حق حاصل ہوگا۔

۹: کسی بھی فرد کو بلاجواز گرفتاری' نظر بندی یا جلاوطنی کی سزا نہیں دی جائے گی۔

۱۰: ہر شخص کو اپنے بنیادی حقوق وفرائض کے تعین یا اپنے خلاف عائد کردہ الزامات سے برأت کے لئے آزاد وخود مختار اور غیر جانبدار ٹریبونل کے ذریعے کھلی اور منصفانہ سماعت کا یکساں حق حاصل ہوگا۔

۱۱: (الف) کسی تعزیری جرم کی صورت میں ہر فرد کو اس وقت تک بے قصور سمجھے جانے کا حق حاصل ہوگا' جب تک ایسی کھلی عدالت میں اسے قانون کے مطابق مجرم ثابت نہ کردیا جائے' جہاں اسے اپنی صفائی کی تمام ضمانتیں فراہم کی گئی ہوں۔

(ب) کسی فرد کو کسی ایسے ارادی یا غیر ارادی فعل کی بنیاد قابل تعزیر جرم کا مرتکب قرار نہیں دیا جاسکتا' جو فی الواقع قومی یا بین الاقوامی قانون کے تحت قابل تعزیر نہ ہو۔

۱۲: کسی بھی فرد کی خلوت' خاندانی امور' گھریلو زندگی اور خط وکتابت میں مداخلت نہیں کی جائے گی اور نہ اس کی عزت وآبرو پر حملہ کیا جائے گا۔

۱۳: (الف) ہر فرد کو اپنی ریاست کی سرحدوں میں نقل وحرکت اور رہائش کی مکمل آزادی کا حق حاصل ہوگا۔

(ب) ہر فرد کو بیرون ملک جانے اور اپنے ملک واپس آنے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۴: (الف) ہر فرد کو ظلم وتشدد سے بچنے کے لئے دوسرے ممالک میں پناہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔

(ب) غیر سیاسی جرائم یا اقوام متحدہ کے اصول ومقاصد کے منافی اعمال کے سلسلے میں مقدمات سے بچنے کے لئے یہ حق قابل استعمال نہیں ہوگا۔

۱۵: (الف) ہر فرد کو شہریت حاصل کرنے کا حق ہوگا۔

(ب) کسی فرد کو بلاجواز اس کی شہریت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور نہ شہریت کی تبدیلی کا حق

سلب کیا جائے گا۔

۱۶: (الف) ہر بالغ مرد اور عورت کو بلا امتیاز نسل، شہریت یا عقیدہ شادی کرنے اور گھر بسانے کا حق حاصل ہوگا۔

(ب) شادی زن و شوہر کی آزادانہ مرضی و منظوری سے ہوگی۔

(ج) خاندان: معاشرہ کا بنیادی اور فطری حصہ ہے جو ریاست کی طرف سے مکمل تحفظ کا مستحق ہے۔

۱۷: (الف) ہر فرد کو تنہا یا دوسرے کے ساتھ مل کر جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہوگا۔

(ب) کسی کو بلا جواز اس کی ملکیت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

۱۸: ہر فرد کو فکر و خیال، ضمیر اور عقیدے کی آزادی حاصل ہوگی اور اس میں تبدیلی عقیدہ، اظہار عقیدہ، تبلیغ عقیدہ اور عبادت کا بھی حق شامل ہے۔

۱۹: ہر فرد کو اظہار خیال کی آزادی کا حق حاصل ہے، اس میں کسی مداخلت کے بغیر کوئی بھی رائے رکھنے، کسی بھی ذریعہ سے اور سرحدوں کا لحاظ کئے بغیر خیالات و معلومات حاصل کرنے اور پہنچانے کا بھی حق شامل ہے۔

۲۰: (الف) ہر فرد کو پرامن اجتماع و تنظیم کا حق حاصل ہے۔

(ب) کسی کو کسی خاص تنظیم سے وابستہ ہونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

۲۱: (الف) ہر فرد کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست یا منتخب نمائندوں کے ذریعے شرکت کا حق ہے۔

(ب) ہر فرد کو اپنے ملک کی سرکاری ملازمت کے حصول کا مساوی حق حاصل ہے۔

(ج) حکومت کے اختیار کی اصل بنیاد عوام کی خواہش و مرضی ہوگی، جس کا اظہار انتخابات کے ذریعہ آزادانہ رائے شماری اور خفیہ رائے دہی کی صورت میں ہوگا۔

۲۲: ہر فرد کو اپنی باوقار زندگی اور تعمیر شخصیت کیلئے سماجی تحفظ کا حق حاصل ہوگا اور وہ قومی مساعی اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعہ اور ہر ریاست کے وسائل کے مطابق معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کا مستحق ہوگا۔

۲۳: (الف) ہر فرد کو کام کرنے، اپنی پسند کا پیشہ منتخب کرنے، بہتر اور منصفانہ شرائط پر کام حاصل کرنے اور بیروزگاری سے تحفظ پانے کا حق حاصل ہوگا۔

(ب) ہر فرد کو بلا امتیاز یکساں کام کی یکساں اجرت ملے گی۔

(ج) ہر فرد کو بہتر اور منصفانہ معاوضہ حاصل کرنے کا حق ہے جو اس کی ذات اور اس کے خاندان کے لئے باعزت زندگی بسر کرنے کی ضمانت فراہم کر سکے اور ضروری ہو تو اس کے سماجی تحفظ کے لئے کچھ دوسرے ذرائع بھی مہیا کئے جائیں۔

(د) ہر فرد کو اپنے مفادات کے لئے ٹریڈ یونین بنانے اور ان میں شامل ہونے کا حق حاصل ہوگا۔

۲۴: ہر فرد کو راحت و آرام، تفریح، اوقات کار کے معقول تعین اور تنخواہ کے ساتھ چھٹیوں کا حق ہوگا۔

۲۵: ہر فرد کو اپنی اور اپنے اہل خاندان کی صحت و خوشحالی کے لئے معقول معیار زندگی برقرار رکھنے کا حق حاصل ہے۔ جس میں خوراک، لباس، رہائش، طبی امداد، ضروری سروس، بیروزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپے اور اس نوعیت کے دوسرے حالات میں تحفظ حاصل ہوگا۔

۲۶: (الف) ہر فرد کو حصول تعلیم کا حق حاصل ہے۔

(ب) تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی مکمل تعمیر اور انسانی حقوق و آزادیوں کے احترام کو مستحکم بنانا ہوگا۔

(ج) والدین کو اپنے بچوں کے لئے نوعیت تعلیم کے انتخاب کا حق حاصل ہوگا۔

۲۷: (الف) ہر فرد کو معاشرہ کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے، علوم و فنون سے لطف اندوز ہونے اور سائنسی ترقی کے ثمرات سے متمتع ہونے کا حق ہے۔

(ب) ہر فرد کو اپنی سائنسی، ادبی یا فنی تخلیقات کے اخلاقی و مادی ثمرات کے تحفظ کا حق حاصل ہوگا۔

۲۸: ہر فرد ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی ماحول میں زندگی بسر کرنے کا مستحق ہے، جس میں منشور کے ان حقوق اور آزادیوں سے بہرور ہونے کی ضمانت ہو۔

۲۹: (الف) ہر فرد اس معاشرے کی طرف ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں، جس میں رہ کر ہی اس کی شخصیت کی آزادانہ اور مکمل نشوونما ممکن ہے۔

(ب) اپنے حقوق اور آزادیوں کے سلسلے میں ہر شخص صرف قانون کی عائد کردہ ان پابندیوں کے دائرہ میں رہے گا، جن کا مقصد دوسروں کے حقوق اور آزادیوں کے احترام کو یقینی بنانا ہے۔

(ج) ان حقوق اور آزادیوں کو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے منافی استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

(۳۰) اس منشور کے کسی بھی حصے کی ایسی تعبیر نہیں کی جاسکے گی جس کا مقصد کسی بھی ریاست، گروپ یا فرد کو کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہونے کا حق دلاتا ہو، جس کے ذریعے وہ ان متعین حقوق اور آزادیوں کا ہی صفایا کردے۔

یہ ہے دنیا کا وہ جدید ترین منشور جہاں دنیا کی تمام قوموں نے مختلف علاقائی' قومی الہامی' غیر الہامی قوانین و دساتیر کو سامنے رکھ کر مرتب کیا اور جس کو آخری شکل پائے ہوئے پچاس سال سے زیادہ عرصہ ہورہا ہے' مگر مذکورہ بالا عالمی منشور' معنویت' نفاذ اور دائرہ عمل کے لحاظ سے آج تک تشنہ ہے' جس کا احساس خود مغربی مفکرین کو بھی ہے۔

۱۹۷۰ء میں رابرٹ ڈیوی اپنی تشویش کا اظہار اس طرح کر چکے ہیں:

"تقریباً دو سال قبل انقلابی ہنگامہ آرائیوں کے موقع پر جو آج کی ہنگامہ آرائیوں سے مختلف نہ تھیں۔ تھامیس پین نے اپنے ہم عصر لوگوں کے دیدۂ کور کو ایک تلخ حقیقت سے آشنا کیا۔ اس نے کہا تھا: آزادی دنیا کے گرد بھاگتی ہے' اس مفرور کو پکڑو اور انسانیت کے لئے ہر وقت ایک پناہ گاہ تیار کرو' آج ہزاروں چکنی چپڑی باتوں' ہزاروں اعلانات اور منشوروں کے بعد بھی آزادی ہنوز مفقود ہے' امریکا ہو یا روس' پرتگال ہو یا انگولا' انگلستان ہو یا ہوڈیشیا' بوسٹن ہو یا بس ہی اس کا کہیں نام و نشان نہیں۔" (بنیادی حقوق از سید صلاح الدین)

ایک مبصر نے یہاں تک کہا ہے:

"عالمی منشور انسانی حقوق کے حوالے سے ایک خوشنما دستاویز سے زیادہ کچھ نہیں اس میں حقوق کی ایک فہرست تو مرتب کردی گئی ہے لیکن ان میں سے کوئی ایک حق بھی اپنے پیچھے قوت نافذہ نہیں رکھتا۔" (حوالہ بالا)

ان تبصروں سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ بین الاقوامی سطح پر انسان کی اجتماعی کوششیں بھی اس کے لئے پُر وقار اور آبرومندانہ زندگی کی ضمانت مہیا نہ کرسکیں۔

انسانی حقوق اور عصر حاضر:

موجودہ دور میں حقوق انسانی کا نعرہ دراصل ایک فیشن بن گیا ہے' ہر ملک اور ہر گروہ اپنے مفاد کے مطابق حقوق انسانی کی تشریح کرتا ہے' جو بات اس کے مفاد میں ہوتی ہے' اسے اپنا لیتا ہے اور جو اس کے مفاد کے خلاف جاتی ہے اس پر تنقید کرتا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں انسانی حقوق کی مختصر تاریخ اور موجودہ صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے یہ واضح کرنے کی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے کہ حقوق انسانی کی پوزیشن اسلام میں کیا ہے؟ اسلام اور حقوق انسانی کے حوالے سے آج کل مغربی میڈیا میں جو منفی رویہ پایا جاتا ہے' اس کی بازگشت کی حقیقت کیا ہے؟

اسلام کا تصور حقوق انسانی:

موجودہ دنیا میں ہر انسان بہت سے اجتماعی رشتوں سے وابستہ ہے' ایک طرف تو وہ وسیع تر عالم فطرت سے جڑا ہوا ہے اور دوسری طرف انسانی سماج سے آدمی اپنی زندگی میں جو کچھ کرتا ہے اس میں سارے عناصر کا لازمی حصہ شامل رہتا ہے' کوئی انسان اس پر قادر نہیں کہ وہ اپنے ماحول سے آزاد ہوکر محض اپنی ذات سے کوئی قابل قدر چیز حاصل کرسکے۔

انسان طبعاً معاشرت پسند ہے' اس کی گروہی جبلت اسے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور کرتی ہے' وہ اپنی پیدائش سے لے کر تادم زیست بے شمار افراد کی خدمات' توجہات' امداد اور سہاروں کا محتاج ہے' اپنی پرورش' خوراک' لباس' رہائش اور تعلیم و تربیت کی ضروریات ہی کے لئے نہیں' بلکہ اپنی فطری صلاحیتوں کے نشوونما و ارتقاء اور ان کے عملی اظہار کے لئے بھی وہ اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے' یہ اجتماعی زندگی اس کے گرد تعلقات کا ایک وسیع تانا بانا تیار کرتی ہے۔ خاندان' برادری' محلے' شہر' ملک اور بحیثیت مجموعی پوری نوع انسانی تک پھیلے ہوئے تعلقات کے یہ چھوٹے بڑے دائرے اس کے حقوق و فرائض کا تعین کرتے ہیں۔

اسلام کا تصور حقوق انسانی کامل و مکمل ہے جو نوع انسانی کی وحدت' مساوات اور اخوت اسلام کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہے' اسلامی معاشرے میں فرد کی حیثیت اس کی پیدائش' نسل' ذات یا طبقہ سے متعلق نہیں ہوتی' بلکہ تقویٰ اور خیر سے کی جاتی ہے' اسلامی ریاست کا ہر شہری' خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم' زندگی کے وسائل' شہری حقوق اور سیاسی عمل کی شراکت میں عدل و انصاف کا مستحق ہے۔ یہاں یہ حقیقت بھی بڑی اہم ہے کہ اسلامی قانون میں سربراہ مملکت بھی مستثنیٰ نہیں ہے' قانون کی نگاہ میں خلیفہ' حکمراں اور ایک عام شہری یکساں حیثیت کے مالک ہیں۔ اسلام نے انسانوں کو جو فطری حقوق دیئے ہیں وہ ہر لحاظ سے حاوی اور نہایت جامع اور بامعنی ہیں' ان میں انسانی نفسیات' رجحانات' ضروریات اور تقاضوں کی مکمل رعایت موجود ہے' اس کی کسی دفعہ پر جانبداری یا معیار اعتدال سے گرے ہونے کا الزام نہیں لگایا جاسکتا' اسلام نے بحیثیت انسان پوری انسانی برادری کے ساتھ یکساں معاملہ کیا ہے۔ انفرادی زندگی کے دائرے میں وہ ہر فرد کو اتنا کچھ سامان حیات فراہم کردینا چاہتا ہے' جس کی مدد سے وہ صاف ستھری اور پاکیزہ زندگی گزار سکے اور اجتماعی دائرہ حیات میں اس کی کوشش ہوتی ہے کہ ایسا معاشرہ وجود میں آئے' جس کی ساری توانائیاں انسانیت کی مجموعی ترقی میں صرف ہوں اور قافلہ انسانیت تہذیب اسلام کے نظریۂ حیات کی روشنی میں رواں دواں رہے۔

انسانی حقوق اور اسلامی تعلیمات:

اسلام زندگی کا ایک مکمل نظام ہے' اور اس دنیا

کے تمام اور جملہ مسائل پر حاوی ہے اور ان کا کوئی پہلو اس کی گرفت سے آزاد نہیں‘ وہ انسانی زندگی کے تمام تعلقات و روابط کو منضبط کرتا ہے‘ خواہ وہ مسائل سیاسی ہوں یا اقتصادی و معاشرتی ان کے لئے موزوں ضابطے اور قواعد مرتب کر کے انہیں عملاً نافذ کرتا ہے۔ اسلام کے اس کارنامے کی نمایاں ترین خوبی یہ ہے کہ وہ اس طرح سے فرد اور اجتماع‘ عقل اور وجدان‘ عمل اور عبادت‘ زمین و آسمان اور دنیا و آخرت کے درمیان منفرد نوعیت کی ہم آہنگی اور توازن پیدا کر کے یہ تعلیم دیتا ہے کہ روئے زمین کا خلیفہ انسان کے ہونے کی نسبت سے قابل احترام ہے اور اس سے ظلم و عدوان کو دور کرنا‘ اس کے دکھ درد میں کام آنا ہی انسانیت کی شرافت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو بحیثیت انسان مخاطب کرتے ہوئے اس کے اہم ترین مسائل کو حل کرنے کا راستہ بتایا ہے‘ ان مسائل میں یہ مسئلہ بھی شامل ہے کہ انسان اپنے دیگر انسانی بھائیوں کے ساتھ کیا رویہ اپنائے۔

یہ سب ہی لوگ جانتے ہیں کہ انسانوں کو پیدا کرنے والی ایک ہی ذات ہے اور انسانی جان بھی ایک ہی ہے‘ جس سے اس کا جوڑا پیدا کیا گیا اور پھر اس سے بہت سے مرد و عورت دنیا میں نمودار ہوئے‘ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں کے بارے میں ڈرنے اور لحاظ کرنے کا حکم دیا: ایک تو اللہ تعالیٰ کی ذات اور دوسرے رشتے۔ رشتوں کا اطلاق اس انسانی سلسلہ پر ہوتا ہے جو تمام انسانوں کو ایک دوسرے سے مربوط کرتا ہے‘ چاہے ان کے درمیان زمان و مکان کی دوری ہو‘ خواہ ان کی زبانیں اور رنگ جتنے بھی مختلف ہوں اور چاہے ان کے سماجی و اقتصادی حالات میں جتنا بھی فرق ہو‘ بنی نوع انسانی کو بلاتخصیص مذہب و ملت اس کا پابند بنایا گیا کہ وہ انسانی اخوت اور باہمی تکافل سے غافل نہ ہوں چونکہ اللہ تعالیٰ ہمہ وقت اس کی نگرانی کر رہا ہے۔

درحقیقت اسلام حقوق انسانی کا بہت وسیع تصور رکھتا ہے‘ اسلامی نقطۂ نظر سے اس میں وہ تمام حقوق شامل ہیں جو حالت جنین سے لے کر زندگی کے آخر مراحل تک بلکہ قبر کی مٹی میں حلول کرنے تک بحیثیت انسان ایک شخص کے لئے قرآن و سنت سے ثابت ہیں‘ یہ شریعت اسلامیہ کے پورے مجموعہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور قانون کسی خاص شاخ یا شق میں محدود نہیں ہیں‘ اجتماعی زندگی میں انسان مختلف حیثیتوں یا رشتوں سے ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے اور ایک دوسرے پر بہت سے حقوق بھی لاتا ہے‘ اسلام کا تصور حقوق انسانی ان تمام سے بحث کرتا ہے۔

کمزوروں کی نصرت و مدد:

اسلام میں اس پر بہت زور دیا گیا ہے کہ جن لوگوں کے پاس مال و دولت ہے‘ وہ اس کو صرف اپنی ذات کے لئے خاص نہ کر لیں‘ بلکہ اسے دوسروں پر خصوصاً کمزور‘ بے سہارا‘ معذور لوگوں پر خرچ کریں۔ اس کا سبب ایک حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ تم کو جو مدد ملتی ہے اور جو رزق تمہارے پاس پہنچتا ہے وہ تمہارے کمزوروں ہی کے سبب پہنچتا ہے۔ محسن انسانیت رحمت دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد گرامی ہے:

”حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعدؓ نے خیال کیا کہ انہیں ان سے کم تر درجہ کی لوگوں پر فضیلت حاصل ہے‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو جو مدد ملتی ہے اور تم کو جو رزق پہنچتا ہے وہ فقراء ہی کی وجہ سے ملتا ہے۔“ (بخاری)

ایک دوسری روایت میں اللہ کے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء اور غرباء کی فضیلت و اہمیت کو ان الفاظ میں بتلایا:

”بہت سے پراگندہ بال دروازوں سے بھگایا ہوا اگر کسی چیز کے بارے میں قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے قسم میں حانث نہ ہونے دے گا۔“ (مسلم)

اس حدیث شریف کی تشریح میں علامہ نووی شارح مسلم رقم طراز ہیں:

”ان کی کوئی قدر نہیں ہے لوگوں کے نزدیک تو وہ اسے اپنے دروازوں سے دھتکار دیتے ہیں‘ اسے حقیر سمجھتے ہوئے‘ حالانکہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے قسم میں حانث ہونے سے بچالے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے مرتبہ کی بلندی کی وجہ سے ہے اگرچہ لوگوں کے نزدیک وہ بے حیثیت ہے۔“ (امام نوویؒ)

یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ انسانوں میں کسی کے پاس زیادہ مال ہوتا ہے اور کسی کے پاس کم‘ اس کا سبب کیا ہے؟ اس کا سبب فطرت کا وہ نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحت کے تحت قائم کیا ہے۔ یہ دنیا آزمائش کے لئے بنائی گئی ہے‘ اس کا امتحانی تقاضا ہے کہ لوگوں کے درمیان فرق ہو یہی فرق انسانی معاشرہ میں امتحان کے حالات پیدا کرتا ہے‘ اگر انسانوں کے درمیان مختلف قسم کے فرق نہ ہوں تو آزمائش والے اسباب کا پیدا ہونا بھی ختم ہو جائے‘ انہی میں سے ایک فرق یہ بھی ہے کہ کوئی انسان پیدائشی طور پر قوی ہوتا ہے صاحب ثروت ہوتا ہے اور کوئی انسان ضعیف و نادار ہوتا ہے‘ اسی فرق کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے کہ قوی آدمی زیادہ سے زیادہ مال اکٹھا کر لیتا ہے اور ضعیف و نادار آدمی غربت و افلاس میں گھر جاتا ہے اور زیادہ

مال حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

ایسے موقع پر مالدار آدمی کو چاہئے کہ نادار کا تعاون کرے اور اپنے مال میں سے اس کا بھی کچھ حصہ مقرر کردے۔ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ بلاتخصیص ملت و مذہب جو شخص لوگوں کے کام آئے وہ لوگوں کی نظر میں ان کا محبوب ہوجاتا ہے' لوگوں کا دل اس کی طرف مائل ہوجاتا ہے' دوسروں کی مدد کرنا دوسروں کے لئے نفع بخش بنتا ہے اور نفع بخشی اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتی ہے' لوگوں کے درمیان نافع بننے والا لوگوں کے بیچ سردار کا درجہ پالیتا ہے: "سید القوم خادمہم" اور اس سے بڑھ کر مزے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نصرت و یاری کے لئے تیار ہوجاتا ہے اور اس پر اپنے فضل و کرم کی بارش برسانے لگتا ہے اور اس کے دنیا و آخرت دونوں کے مسائل کو حل کردیتا ہے۔

رحمت دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص دنیا میں کسی تنگ حال کو آسانی دے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا۔"

(ابوداؤد)

کمزوروں کی نصرت و مدد میں اپنے آپ کو مصروف رکھنا قابل قدر صفت ہے' اس سے انسان قربت خداوندی کا مستحق ہوجاتا ہے جیسا کہ محسن انسانیت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے:

"بیوہ اور مسکین کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے مانند اور اس شخص کی طرح ہے جو دن بھر روزے رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو۔"

(ترمذی)

زندگی اور اس کے تحفظ کا حق:

اسلام میں ہر شخص کو خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم یہ حق دیا گیا ہے کہ اس کی جان محفوظ رہے گی لیکن یہ حفاظت اور زندگی کی ضمانت دو شرطوں سے مشروط کردی گئی ہے' اول یہ کہ وہ کسی دوسری جان کو ختم نہ کرے اور دوم یہ کہ وہ زمین میں فساد برپا نہ کرے۔ ان دونوں حرکتوں یا گناہوں کے ارتکاب کے نتیجے میں کسی بھی انسان کو اس کی جان کی حفاظت کی ضمانت نہیں مل سکتی' اسی حکم میں مزید دو حقوق کا اعلان کیا گیا' اول یہ کہ انفرادی جان کو اسی وقت تک تحفظ فراہم ہے جب تک وہ خود کسی دوسری جان کو ضائع نہیں کرتا' دوسری جان کو ناحق مارنے کا مطلب یہ ہے کہ قاتل اپنی جان کے تحفظ کے حق کو اپنے ہاتھوں سے خود کھو دیتا ہے' دوم یہ کہ کوئی بھی شخص زمین میں فساد برپا کرنے کا حق نہیں رکھتا کہ ان دونوں صورتوں میں وہ دوسری زندگیوں سے کھلواڑ کرتا ہے اور پورے سماج کی جان خطرہ میں ڈالتا ہے' لہٰذا ہر شخص کو زندگی کی حفاظت کی ضمانت اسی وقت تک اسلام دیتا ہے' جب وہ خود انفرادی جان کو ضائع نہ کرے اور اجتماعی قتل سے بھی پرہیز کرے۔

جان کی حفاظت کا انسانی حق اگرچہ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کی شریعت کے حوالے سے بیان ہوا ہے' مگر وہ سب انسانوں کے لئے اور تمام شریعتوں کے لئے ہے۔

انسانی حیات کے تحفظ کی ضمانت کا حق قرآن مجید کی دوسری کئی آیات کریمہ سے ثابت ہے اور احادیث نبوی میں بھی۔

مثلاً ایک اور آیت قرآنی ہے:

'اور کسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے محرم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔" (سورۃ انعام)

ایک حدیث شریف میں شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ "قتل نفس" کو قرار دیا گیا ہے۔ (بخاری)

یہ حدیث شریف صاف صراحت کرتی ہے کہ کسی انسان کو ہلاک کرنا گناہ عظیم ہے' خواہ وہ کسی کی بھی ہو۔

اسلام میں جان اور اس کے تحفظ کے بنیادی انسانی حق کو عالمگیر اور آفاقی قرار دیا گیا ہے' موجودہ دنیاوی قوانین و دساتیر میں یہ دونوں انسانی حقوق صرف ایک ریاست یا مملکت کے شہریوں کو ہی ملتے ہیں' لیکن اسلام نے تمام انسانوں کو بلالحاظ و مذہب اور بلاتفریق رنگ و نسل یہ دونوں حقوق عطا کئے ہیں۔ اسی طرح موجودہ عہد کے انسانی حقوق کے تمام اعلانات و معاہدات صرف ایک فرد کے نقطۂ نظر سے اس حق حیات کی بات کہتے ہیں' جب کہ اسلام افراد اور اجتماع' نفوس اور معاشرہ' انسان اور سماج دونوں لحاظ سے ضمانت فراہم کرتا ہے اور صرف یہی نہیں کہ وہ افراد کے درمیان زندگی کے تحفظ کا حقوق مہیا کرتا ہے' بلکہ ان کے اور سماج کے مجموعی اور اجتماعی حقوق کے درمیان بھی توازن و اعتدال برقرار رکھتا ہے' اس کے نتیجے میں نہ صرف افراد یا کسی خاص معاشرہ کو زندگی کا تحفظ ملتا ہے' بلکہ پوری انسانی زندگی یا بنی نوع انسان کی زندگی کو تحفظ کی ضمانت حاصل ہوتی ہے۔

(کتاب الدیات' باب قول اللہ و من احیاہا)

انسانی حیات کے تقدس و احترام کا اندازہ اس حقیقت سے کیا جاسکتا ہے کہ کسی بھی شخص کو خواہ وہ مریض یا مجرم کیوں نہ ہو' اپنی جان لینے کا حق حاصل نہیں' جان کی حفاظت ہر انسان پر واجب ہے' وہ اسے بلاوجہ ہلاکت میں ڈالنے کا مجاز نہیں۔

(جاری ہے)

تیسری اور آخری قسط

یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں کو کبھی برداشت نہیں کیا

یوں تو یہود و نصاریٰ نے اسلام اور مسلمانوں کو کبھی بھی برداشت نہیں کیا ہے' تاریخ عالم گواہ ہے کہ اسلام کی بیخ کنی اور قوم مسلم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے اپنی طاقت اور بس کی حد تک انہوں نے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی' تہذیب و ثقافت کے ان مدعیوں نے اسلام دشمنی میں نہ صرف یہ کہ اپنی عرفی حیثیت کا پاس و لحاظ نہیں کیا بلکہ انسانی روایات اور آدمیت کی جوہری صفات سے انحراف و گریز میں بھی ننگ و عار محسوس نہیں کی' آغاز اسلام کی تاریخ سے واقف کون نہیں جانتا کہ محسن انسانیت' رحمت عالم ﷺ کو نعوذ باللہ قتل کر دینے کی انتہائی مذموم بلکہ ملعون سازش سے ان یہودیوں کی تاریخ داغدار ہے۔ عیسائیوں کا حال بھی یہودیوں سے مختلف نہیں ہے انہیں جب بھی مسلمانوں پر غلبہ حاصل ہوا ہے تو مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا ہے' چنانچہ خود عیسائی سیرت نگار جان ہیکف اپنی کتاب میں لکھتا ہے: "۱۰۹۹ء میں جب عیسائیوں نے یروشلم کو فتح کیا تو ستر ہزار سے زائد مسلمان مردوں' عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کر دیا۔" ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ مسجد عمر کے صحن میں خون' سواروں کے ٹخنوں اور گھوڑوں کی رکابوں تک پہنچ رہا تھا۔ اسی طرح ۱۴۹۲ء میں جب اسپین میں اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوا تو ساڑھے تین لاکھ مسلمانوں کو عیسائی مذہبی عدالت میں پیش کیا گیا' ان میں سے تقریباً تیس ہزار کو سزائے موت دی گئی اور بارہ ہزار کو زندہ نذر آتش کر دیا گیا۔

الغرض اسلام کے خلاف یہودیت و عیسائیت کی جارحانہ روش کا یہ سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں اسلام کے ابتدائی دور سے جاری ہے مگر ۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکا میں پیش آمدہ سانحہ کے بعد سے تو ان کی اسلام دشمنی میں گویا ابال آ گیا ہے' امریکا اور اس کے چشم و ابرو پر رقصاں یورپ' اسلام اور مسلمانوں کو ہر چہار طرف سے گھیرنے اور ان کے دائرہ اثر و نفوذ بلکہ صحیح معنوں میں عرصۂ حیات کو تنگ سے تنگ تر کر دینے کے لئے ہر طرح کے جائز و ناجائز ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی حالات پر نظر رکھنے والے اس

مولانا حبیب الرحمن اعظمی

حقیقت سے چشم پوشی نہیں کر سکتے کہ اس وقت عالم اسلام (انڈونیشیا سے مراکش تک اور اندلس سے یمن تک) کو مغربی طاقتوں نے اپنے آہنی پنجوں سے جکڑ رکھا ہے' مسلم ممالک کو تباہ و برباد اور مسلم عوام کو نیست و نابود کر دینے کے لئے یکسر جھوٹے اور من گھڑت الزامات کا سہارا لینے سے بھی یہ ظالم طاقتیں دریغ نہیں کرتیں۔ ۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء کے مذکورہ حادثہ کا ذمہ دار بغیر کسی معتبر اور قابل اعتماد ثبوت کے اسامہ بن لادن کو ٹھہرایا گیا۔ امریکا نے افغانستان کی طالبان حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اسامہ کو اس کے اہم ساتھیوں سمیت امریکا کے حوالے کر دیں۔ طالبان نے اس کے جواب میں کہا کہ اسامہ پر جرم ثابت ہونے پر فوراً افغانستان کے اندر مقدمہ چلایا جائے گا۔ امریکا نے طالبان کے اس جواب کو مسترد کر دیا اور ۷/اکتوبر کو شمالی اتحاد کی مدد سے افغانستان پر تاریخ کی بدترین جنگ مسلط کر دی گئی جس میں بعض مقامات پر ایسے بم برسائے گئے جس سے میلوں فضا کی آکسیجن ختم ہو جاتی تھی اور انسانوں سمیت ہر ذی روح دم گھٹ کر ختم ہو جاتا تھا' تقریباً تیس ہزار افغانی اس جنگ میں ہلاک ہوئے اور دو مہینے کے اندر اندر افغانستان کو کھنڈر میں تبدیل کر دیا گیا' اور اس خالص ظالمانہ اور مسلم دشمنی پر مبنی جنگ کو درست باور کرانے کے لئے اسامہ بن لادن اور اس کی جانب منسوب شہرت یافتہ "القاعدہ" کو امن عالم کے حق میں خطرہ بتانے کے لئے یہود نواز مغربی میڈیا کا بے تحاشا استعمال کیا گیا' جس کا سلسلہ ایک حد تک تاہنوز جاری ہے۔ امریکا اور اس کی زرخرید مغربی میڈیا کے اس پروپیگنڈے کو اگر کسی حد تک صحیح مان لیا جائے کہ اسامہ کی دہشت گردی سے امن عالم کو خطرہ ہے' لہٰذا بقائے امت کے واسطے اس کا خاتمہ ضروری ہے' لیکن سوال یہ ہے کہ جس دہشت گرد کو ختم کرنے کے لئے طالبان کی حکومت کو پامال اور افغانستان کو تہس نہس کر دیا گیا وہ آج بھی بقید حیات اور امن عالم کے ان نام نہاد محافظوں کی گرفت سے یکسر آزاد ہے اور اس مدت میں اس کے ہاتھوں امن عالم کو یا دنیا کے کسی خطہ کے امن کو حقیقتاً اور واقعی طور پر

کیا نقصان پہنچا ہے؟ جبکہ اس کے برعکس فلسطینی مسلمانوں کے خلاف اسرائیل حکومت کی دہشت گردی عالم آشکارا ہے‘ ماہ و سال کا وہ کون سا دن ہے جس میں نہتے‘ بے گھر‘ مظلوم فلسطینیوں کا خون ان انسانی بھیڑیوں کے ہاتھوں نہ بہتا ہو اور بلڈوزروں سے ان کے مکانات زمین بوس نہ کئے جاتے ہوں اور یہ بات عالمی برادری پر بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ انسانیت کے ساتھ ننگی جارحیت اور کھلی دہشت گردی کا یہ کھیل ”واحد سپر پاور“ کے زعم میں مبتلا طاقت کی سرپرستی ہی میں کھیلا جا رہا ہے‘ طالبان اور اسرائیل کے درمیان معاملات کا اس ہمالیائی فرق کو دیکھ کر ایک غیر جانبدار انصاف پسند مبصر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ سب کچھ خالص اسلام دشمنی پر ہو رہا ہے۔

آخر اس بات کی کیا توجیہ کی جائے کہ امریکا اور اس کے حواریوں کو اسرائیل کے خلاف اقوام متحدہ کی ایک دو نہیں ساٹھ تجویزیں نظر نہیں آتیں‘ جن میں سے ایک پر بھی آج تک اسرائیل نے عمل نہیں کیا‘ مگر عراق کے خلاف اقوام متحدہ کی محض ایک تجویز کی بنیاد پر پورے عراق کو کھنڈر میں تبدیل کر دیا گیا۔

عالمی واقعات وحوادث سے دلچسپی رکھنے والوں کے حافظہ میں یہ بات اچھی طرح محفوظ ہوگی کہ موجودہ صدر امریکا کے مجرم جو والد گرامی بش اول نے بھی عراق کو اپنی تاریخی جارحیت کا نشانہ بنایا تھا۔ دہشت و بربریت کے اس بیالیس روزہ مظاہرہ میں عراق پر آٹھ ہزار ٹن بارودی گولے برسائے گئے تھے‘ جس سے عراق کے تیل کے کنویں‘ سرکاری عمارتیں‘ اسکول و کالج‘ ہسپتال اور دواؤں کی فیکٹریاں‘ غذائی مصنوعات تیار کرنے والے کارخانے‘ ایئرپورٹ اور عام شاہراہیں سب تباہ و برباد کر دی گئی تھیں اور مجموعی طور پر

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-75311

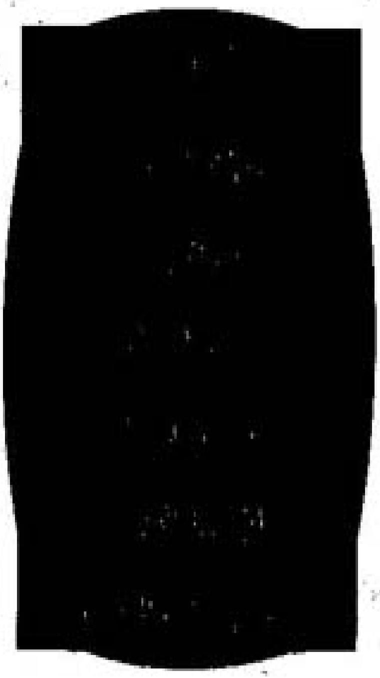

مساجد کے لئے خاص رعایت
جبار کارپٹس
پتہ:
این آر ایونیو‘ لز حیدری پوسٹ آفس بلاک ”جی“ برکات حیدری‘ ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

دو لاکھ کے لگ بھگ عراقی اس بدترین امریکی دہشت گردی کی قربان گاہ کی نذر ہوئے تھے۔

علاوہ ازیں نتائج و اثرات کے لحاظ سے اس جارحانہ جنگ سے بھی بھیانک تر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ۶/اگست ۱۹۹۰ء کی وہ مغرب نواز و مسلم دشمن قرارداد تھی جس کے ذریعہ امن عالم کے ان نام نہاد ٹھیکیداروں نے عراق پر اقتصادی پابندی عائد کی تھی' جس کی بنا پر عراق میں غذا اور دوا کی اس قدر قلت ہوئی کہ پانچ لاکھ عراقی شہری بھوک سے نڈھال اور مرض سے بدحال سسک سسک کر موت کی آغوش میں سو گئے' جن میں تین لاکھ کے قریب پانچ سال یا اس سے بھی کم عمر کے معصوم بچے تھے۔ مہذب دنیا کے حقوق انسانی کے سب سے بڑے ادارے کا محض اسلام دشمنی میں انسانیت کے حق میں ایسا جرم عظیم ہے جسے تاریخ کبھی بھی معاف نہیں کرے گی اور مستقبل کا مورخ جب ظلم و جور کی تاریخ مرتب کرے گا تو اس فیصلہ کا ذکر کیے بغیر نہیں رہے گا۔

عراق کی اس عام تباہی اور جان مسلم کی اس ارزانی پر بھی امریکا اور اس کے حاشیہ نشینوں کے جذبۂ اسلام دشمنی کو تسکین نہ ہوئی اور باپ کے ادھورے کام کو مکمل کرنے کی غرض سے بیٹے نے عراق کو آگ و خون کے دریا میں غرقاب کرنے کا فیصلہ کیا' جس کے لئے بہانہ یہ تراشا گیا کہ عراق کے پاس مہلک ایٹمی ہتھیار ہیں' جس سے نہ صرف شرق اوسط کو خطرہ ہے بلکہ یورپ اور امریکا بھی اس کی زد سے محفوظ نہیں ہیں۔

اگر واقعی ان ایٹمی ہتھیاروں پر دسترس رکھنے والی حکومتیں دنیا کے لئے ایسی ہی خطرناک ہیں جس کا پروپیگنڈہ امریکا اور یہودیت زدہ مغربی میڈیا نے عراق سے متعلق نہایت شدومد اور پوری طاقت سے کیا تھا' تو پھر اس بات میں شک کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے کہ عصر حاضر میں عالم انسانیت کو سب سے زیادہ خطرہ امریکا' اسرائیل اور مغربی ممالک سے ہے کیونکہ اس وقت ان ہتھیاروں کے سب سے بڑے اسٹاکسٹ بلکہ تیار کرنے والے علی الترتیب یہی طاقتیں ہیں۔

ایک حقیقت پسند' غیر جانبدار اس رویہ کو مبنی بر انصاف کیسے کہہ سکتا ہے کہ یہ طاقتیں خود تو ایٹمی ہتھیاروں کا انبار لگائیں مگر کسی دوسرے ممالک بالفاظ دیگر مسلم حکومتوں کے بارے میں اگر شبہ بھی ہو جائے کہ یہ ایٹمی ہتھیاروں کو حاصل کرنے یا بنانے کی فکر میں ہیں تو یہ انتہا پسند' دہشت گرد' مجرم انسانیت اور بلا تاخیر لائق گردن زدنی ہیں۔

بہرحال اس جرم بے گناہی کی پاداش میں دنیا نے کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ امریکا نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ عراق پر حملہ کر دیا اور پورے ملک پر بے تحاشا ایٹمی ہتھیاروں اور آتشیں گولوں کی بارش

®
Hameed BROS JEWELLERS
HB ®
TRUSTABLE MARK
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-Iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

کر کے ایک جیتے جاگتے ملک کو موت کی وادیوں میں تبدیل کر دیا اور باقی ماندہ شہریوں کو اپنے رحم و کرم کا محتاج اور آئینی و قانونی صدر مملکت کو گرفتار کر کے پس دیوار زنداں دھکیل دیا گیا، ستم ظریفی کی حد تو یہ ہے کہ جن ایٹمی ہتھیاروں کے نام پر عراق اور اس کے باشندوں پر ظلم و ستم کے یہ پہاڑ توڑے گئے وہاں اس کا نام و نشان تک نہیں مل سکا ہے، جس کا اعتراف خود امریکا اور اس کے سب سے مخلص حلیف برطانیہ نے بھی کر لیا ہے، پھر بھی صدام حسین مجرم اور عراق مجرموں کی پناہ گاہ ہے۔

"تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو"

اسلام اور قوم مسلم پر مذہبی انتہا پسندی، بنیاد پرستی اور دہشت گردی کی پھبتیاں کسنے والے یہ امریکا اور اس کے حامی مغربی ممالک اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں اور حقیقت پسندی اور حق پرستی کی کچھ بھی رمق اگر ان کے اندر ہے تو بتائیں کہ مذہبی انتہا پسند، بنیاد پرست، دہشت گرد اور جنونی کون ہے، امریکا اور اس کے اتحادی یا عالم اسلام؟؟

تو میرے حال پریشاں پہ بہت طنز نہ کر
اپنے گیسو تو ذرا دیکھ کہاں تک پہنچے

ہم آخر میں از راہ ہمدردی ان طاقتوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ دنیا کے نقشہ میں قوم مسلم اور مذاہب و ملل کی فہرست میں اسلام کوئی ذہنی و فکری مفروضہ نہیں بلکہ ایک واقعی حقیقت ہیں اور حقائق کو آج تک نہ مٹایا جا سکا ہے اور نہ آئندہ مٹایا جا سکے گا۔ اس لئے اس حقیقت سے آنکھیں چرانے کے بجائے کھلے دل سے اسے تسلیم کر لیں اور ٹکراؤ اور آویزش کے بجائے پر امن بقائے باہمی کی راہ ہموار کرنے کی فراخ دلانہ کوشش کریں، یہی امن اور سلامتی کا راستہ ہے۔ اس کے برخلاف اگر مذہبی، سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی لحاظ سے قوم مسلم کے آگے رکاوٹیں کھڑی کی جائیں گی اور دنیا کے نقشے سے انہیں مٹا دینے کے منصوبے تیار کئے جائیں گے تو اس سعی لاحاصل سے نہ صرف دنیا کا امن و امان تباہ ہوگا بلکہ خود ان کا وجود بھی خطرے سے محفوظ نہیں رہ سکے گا، اس لئے عالم اسلام اور مغربی دنیا دونوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ موجودہ ٹکراؤ کی روش کو چھوڑ کر رواداری، بقائے باہمی اور زندہ رہو زندہ رہنے دو کے منصفانہ اصول کو اختیار کیا جائے، اسی کے ساتھ ہم اہل مغرب کو مخلصانہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ خالی الذہن سیر چشمی و فراخ دلی سے اسلام کا مطالعہ اس کے اصل ماخذ کتاب و سنت سے کریں اس سے اسلام کے بارے میں ان کی غلط فہمیاں دور ہوں گی، جس سے ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کے مواقع پیدا ہوں گے اور باہمی رواداری کی راہیں ہموار ہوں گی۔

"میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے"

•••••••••••••••••••••••••••••••

کہکشاں:

☆ دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح ہے اور سب سے سہل کام نکتہ چینی۔

☆ جو لوگ فائدے میں کسی کو شریک نہیں کرتے نقصان میں بھی کوئی ان کا شریک نہیں ہوتا۔

☆ سب سے قیمتی چیز "عزت" ہے اور سب سے مہنگی چیز "دوستی" ہے۔

☆ سلام پھیلاؤ اور مصافحہ کرو، اس سے دلوں کی کدورتیں دور ہوں گی۔

☆ خاموشی سے بھی دوسروں کے دل جیتے جا سکتے ہیں۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات

ستارا جیولرز

صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی نمبر 2 فون: 745080

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

دکان نمبر N-91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی

فون: 745573

چوتھی قسط

دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا؟

مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی

حضرت سلمان فارسیؓ کا مسلمان ہونا:

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اسلام سے زیادہ دلچسپ واقعہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اسلام کا ہے۔ حضرت سلمانؓ فارس کے ایک شہر "رامہرمز" کے رہنے والے تھے' بادشاہان فارس کی اولاد میں سے تھے۔ اصل نام ان کا اسلام سے پہلے "ما بہ" تھا' باپ کا نام بوخشاں تھا۔ باپ اپنی جگہ کا چودھری' سردار اور زمیندار تھا۔ (اسد الغابہ)

حضرت سلمانؓ کی عمر بہت زیادہ ہوئی ہے۔ بعض کا قول ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی وصی کو دیکھا ہے۔ بعض کے نزدیک ان کی عمر سو برس کی ہوئی ہے لیکن اس پر تو گویا اتفاق اور اجماع ہے کہ دو سو پچاس برس کی عمر ہوئی (اسد الغابہ) مذہبا مجوس تھے یہ اور ان کا باپ آتش کدہ کے محافظ اور خازن تھے۔ (اسد الغابہ)

لیکن مسلمان ہونے کی شرافت اور بزرگی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے مستفیض اور جمال مبارک کی زیارت سے مشرف ہونے کی سعادت فیاض ازل نے ان کی قسمت میں لکھی تھی۔ مشیت ازلی نے غلامی کی ذلت میں پھنسا کر لازوال سلطنت تک پہنچا دیا۔ دس سے اوپر مالکوں کی غلامی میں رہنے کے بعد مدینہ کے ایک یہودی کی غلامی میں پہنچے (اسد الغابہ) اور وہاں اس شوق ازلی' اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن کے گھر اور زیر اثر رہ کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

حضرت سلمانؓ نے اپنے مسلمان ہونے کا حال اس طرح بیان فرمایا ہے:

"میرا باپ اپنے شہر کا سردار تھا' میں سب سے زیادہ اس کو محبوب تھا' مجھ کو باہر نہ جانے دیتا تھا' لڑکیوں کی طرح میری حفاظت کرتا تھا' میں ہمیشہ آتش کدہ میں رہتا تھا اور مذہب مجوس کو خوب کوشش کرکے حاصل کیا تھا۔ اتفاق سے میرا باپ ایک مکان بنوانے میں مصروف ہو گیا' مجھ سے کہا کہ تو جاکر زمین کو دیکھ آ' مجھ کو فرصت نہیں' مگر دیر نہ کرنا' ورنہ تیری جدائی کا فکر سب کاموں سے بڑھ جائے گا۔ میں گھر سے نکل کر راستہ میں نصاریٰ کے کنیسہ (عیسائیوں کا عبادت خانہ) پر گزرا' وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے' میں بھی وہاں چلا گیا اور مجھ کو ان کی حالت نہایت پسند آئی' میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ شام تک انہیں کے پاس رہا' نہ زمین تک گیا' نہ گھر لوٹا' دیر ہوگئی تو باپ نے تلاش میں آدمی بھیجے' میں نے نصاریٰ سے پوچھا کہ اس دین نصرانیت کی اصل کہاں ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ملک شام میں' آخرکار رات ہونے پر گھر لوٹا' باپ سخت انتظار میں تھا' میں نے باپ سے کنیسہ میں جانے کا قصہ بیان کرکے کہا ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے' باپ نے کہا بیٹے! تیرا اور تیرے باپ دادا کا دین بہتر ہے' میں نے کہا: ہرگز نہیں' باپ نے مجھ کو قید میں ڈال دیا' بیڑیاں پیروں میں ڈال دیں' میں نے نصاریٰ سے کہلا کر بھیجا کہ جب کوئی قافلہ "شام" کو جائے تو مجھ کو مطلع کرنا' انہوں نے مجھے مطلع کیا۔ میں نے بیڑیاں پیروں سے نکال کر پھینک دیں اور قافلہ کے ساتھ ملک شام میں پہنچا۔ وہاں جاکر ان لوگوں سے پوچھا کہ بڑا عالم کون ہے؟ انہوں نے بڑے پادری کا نام بتلایا' میں نے اس کے پاس جاکر کہا کہ میں تمہارے پاس رہنا' خدمت کرنا اور عبادت کرنا چاہتا ہوں' اس نے کہا: بہتر ہے' میں اس کے پاس رہا' مگر وہ بڑا بددین تھا' لوگوں کو صدقہ کے واسطے حکم کرتا تھا اور صدقہ لے کر خود جمع کر لیتا تھا' یہاں تک کہ سونے چاندی کے سات مٹکے اس کے پاس جمع ہوگئے تھے' وہ مر گیا تو نصاریٰ سے میں نے اس کے حال کی اطلاع کی' ان لوگوں نے بوجہ حسن عقیدت مجھ کو جھڑک دیا' میں نے ان کو وہ مٹکے دکھلائے' تب تو انہوں نے اس کی لاش کو دفن بھی نہ کیا' بلکہ لٹکا کر سنگسار کر دیا' اس جگہ ایک نہایت اچھا عالم' فاضل' زاہد بٹھلایا گیا' مجھ کو اس سے بہت محبت ہوگئی جب اس کی وفات کا وقت آیا تو میں نے کہا کہ مجھ کو کچھ وصیت کرو' کہا: "موصل" (ملک شام کا ایک بہت بڑا اور قدیم شہر ہے) میں ایک شخص ہے تم وہاں چلے جاؤ' میں وہاں گیا اور ان کی خدمت میں رہا' یہ بھی ایسے ہی عالم' زاہد' صالح تھے' ان کی وفات کا وقت آیا تو میں نے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجئے' کہا کہ اس طریقہ

پر اب کوئی شخص نہیں ہے البتہ ''عموریہ'' میں ایک شخص ہے وہاں چلے جاؤ' میں نے وہاں جا کر اپنا سب حال بیان کیا' انہوں نے مجھ کو ٹھہرنے کا حکم دیا' میرے پاس وہاں کچھ بکریاں اور گائیں جمع ہو گئیں' جب ان کی وفات کا وقت آیا تو میں نے عرض کیا کہ اب کس کے پاس جاؤں؟ فرمایا کہ اب دنیا میں کوئی شخص اس برگزیدہ طریقے پر معلوم نہیں ہوتا' البتہ ایک نبی کا زمانہ قریب آ گیا ہے جو دین ابراہیمی لے کر آئیں گے' وہ ایسی جگہ ہجرت کر کے جائیں گے جہاں کھجور کے درخت ہیں' ان کی خاص علامتیں ہیں۔ مونڈھوں کے درمیان خاتم نبوت ہے' صدقے کی چیز نہ کھائیں گے' ہدیہ کو قبول کریں گے' اگر تم سے ممکن ہو تو ان کے پاس چلے جانا۔ اتفاق سے عرب کا قافلہ وہاں کو گزرا' میں نے ان لوگوں سے کہا کہ مجھ کو اپنے ساتھ لے چلو میں اپنی بکریاں اور گائیں تم کو دے دوں گا وہ ''وادی القریٰ'' (یہ خیبر اور تیمار کے درمیان واقع ہے) تک مجھ کو لے گئے' مگر وہاں ایک یہودی کے ہاتھ مجھ کو بیچ ڈالا' وہاں میں کھجورے کے درخت دیکھ کر سمجھا کہ یہی وہ جگہ ہے' میرے مالک کے یہاں بنی قریظہ کا ایک یہودی مہمان ہوا' وہ مجھ کو خرید کر اپنے ساتھ مدینہ لے آیا' میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی جگہ ہے' میں اپنے مالک کے یہاں درختوں کا کام کرتا رہا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قصہ کو بھول گیا' اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لا کر ''قبا'' میں قیام پذیر ہوئے۔ میں ایک روز اپنے مالک کے درختوں میں کام کر رہا تھا کہ اس کے چچا کے بیٹے نے آ کر کہا کہ خدا تعالیٰ بنی قیلہ (انصار) کو قتل کرے' ایک شخص کے گرد جمع ہو رہے ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں نبی ہوں' یہ سنتے ہی میرے بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا' قریب تھا کہ درخت پر سے گر پڑوں' جلدی سے اتر آیا اور پوچھا کیا بات ہے؟ آقا نے زور سے ایک مکا مارا اور کہا کہ تو اپنا کام کر تجھ کو اس قصہ سے کیا تعلق؟ مجبوراً میں نے اپنا کام شروع کر دیا' لیکن شام کو کچھ کھانے کی چیز اپنے ساتھ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں' آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور ساتھیوں سے فرمایا کہ تم کھاؤ' میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ ان علامتوں میں سے ایک ہے' دوسرے روز پھر کچھ لے گیا اور عرض کیا: یہ ہدیہ ہے' آپ ﷺ نے خود بھی اس میں سے کچھ کھایا' میں نے کہا یہ دوسری علامت ہے۔ ایک روز خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے' میں نے سلام کیا اور آپ ﷺ کے پیچھے اس غرض سے ہو لیا کہ خاتم نبوت کو دیکھوں' آپ ﷺ کو میرے اس قصد کی اطلاع ہو گئی' آپ ﷺ نے چادر مبارک کو مونڈھوں سے نیچے گرا دیا' میں نے خاتم نبوت کو دیکھا اس پر بوسہ دیا اور رو پڑا' آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھلایا میں نے اپنا سارا قصہ ابتداء سے بیان کیا' مگر بوجہ خدمت آقا آپ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک نہ ہو سکا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آقا سے کتابت (مثلاً پانچ ہزار روپے معاوضہ ادا کر دوں تو آزاد ہو جاؤں گا) کر لو میں نے اصرار کر کے آقا سے اس بات پر کتابت کر لی کہ تین سو پودے کھجور کے لگا دوں جن پر پھل آ جائے اور چالیس اوقیہ (ساڑھے دس تولہ ۱۲۲ گرامی ۴۵۶ ملی گرام کے برابر) سونا ادا کر دوں۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو ترغیب دی' سب نے دو دو چار چار پودے جمع کر دیئے اور آپ ﷺ نے دست مبارک سے ان کو لگا دیا جو اسی سال پھل لے آئے اور اسی طرح مال کتابت آپ ﷺ نے ادا کر دیا اور میں آزاد ہو کر غزوۂ خندق و احزاب میں شریک ہوا۔'' (اسد الغابہ)

غزوۂ خندق و احزاب اس واقعہ کا نام ہے' جس میں کفار مکہ بہ سرداری ابوسفیان دس ہزار لشکر کے ساتھ اور تین ہزار دوسرے قبائل کے لوگوں کے ساتھ مدینہ منورہ پر چڑھ کر آئے تھے اور مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا تھا۔ اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہی نے مدینہ کے گرداگرد خندق کھونے کی رائے دی تھی۔ (تاریخ طبری)

حضرت سلمانؓ بہت قوت و جفاکشی سے خندق کھودنے میں شریک ہوئے تھے' ان کی مستعدی' جفاکشی اور اخلاص کو دیکھ کر مہاجرینؓ و انصارؓ میں جھگڑا ہوا' مہاجرینؓ کہتے تھے سلمانؓ ہم میں سے ہیں' انصارؓ کہتے تھے ہم میں سے ہیں۔ دونوں کا فرمانا بجائے خود صحیح تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختلاف کو سن کر فرمایا کہ سلمانؓ اہل بیت میں سے ہیں (تاریخ طبری) اس لئے سلمانؓ مولیٰ (آزاد کردہ غلام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلائے جاتے ہیں' حضرت سلمانؓ کو سلمان الخیر بھی کہتے ہیں اور وہ خود اپنے آپ کو سلمان ابن الاسلام فرمایا کرتے تھے۔ (اسد الغابہ)

حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما جس طرح مسلمان ہوئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کو دعوت اسلام دینے کی نوبت بھی نہیں آئی' بلکہ یہ پہلے ہی سے منتظر تھے خبر سنتے ہی آ کر مسلمان ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن سلام خود عالم تھے' کتاب سابقہ کو دیکھنے سے ان کو ذاتی طور پر علم تھا اور حضرت سلمانؓ کو بڑے مقدس اور نصرانی عالم نے ہدایت کی تھی۔

(جاری ہے)

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاترِ ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-4514122 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یوبی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد — امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی — نائب امیر مرکزیہ

(مولانا) عزیز الرحمٰن — ناظم اعلیٰ